آئینۂ گُل و بُلبل

(فارسی کے مشہور اشعار کا اُردو میں منظوم ترجمہ)

ڈاکٹر ظہیر احمد صدیقی

آئینۂ گُل و بُلبل

(فارسی کے مشہور اشعار کا اردو میں منظوم ترجمہ)

ڈاکٹر ظہیر احمد صدیقی
ممتاز (Distinguished) پروفیسر، جی سی یونیورسٹی، لاہور

گوھر پبلیکیشنز
سید پلازہ فسٹ فلور A-3، چیٹر جی روڈ، اردو بازار لاہور
فون: 042-37027720 موبائل: 0345-4327063

خیالات کی جنگ میں کتابیں ہتھیار کا کام کرتی ہیں۔
دنیا پر کتابیں ہی حکومت کرتی رہی ہیں۔

Mob: 0345-4327063
Ph : 042-37027720

ناشر:

حفیظ گوھر

نام کتاب	....	آئینۂ گل و بلبل
مؤلف	....	پروفیسر ڈاکٹر ظہیر احمد صدیقی
سرورق	....	احسن گل
کمپوزنگ	....	عارف حسین
تعداد	....	1000
قیمت	....	250 روپے

حفیظ گوہر نے بھٹو پرنٹنگ پریس لاہور سے چھپوا کر
گوہر پبلی کیشنز اُردو بازار لاہور سے شائع کی۔

انتساب

میں اس کتاب ''آئینہ گل وبلبل'' کو
عزت مآب جناب ڈاکٹر حسن امیر شاہ صاحب
وائس چانسلر،
جی سی یونیورسٹی، لاہور
کے نام نامی سے منسوب کرتا ہوں۔

ظہیر احمد صدیقی

فہرست

☆☆☆☆☆☆

ابتدائیہ

گنج معنی است این کہ پاشیدم نی کتابی کہ بر تراشیدم
(شیخ اوحدی مراغی)

بکھیرا میں نے کاغذ پر یہ معنی کا خزانہ ہے کتاب ایسی نہیں ہے یہ جسے میں نے تراشا ہے

شعرائے فارسی کا کلام زیادہ تر زندگی آمیز بھی ہے اور زندگی آموز بھی اور اردو زبان کے ادیب و نثر نگار حضرات اپنی تحریروں میں فارسی شعراء کے اشعار کو حوالے کے طور پر بھی اور آرائش زبان و بیان کے انداز میں بھی پیش کرتے ہیں ــــ میں نے ایسے مشہور اشعار میں سے، جو زندگی کے مختلف موضوعات سے متعلق ہیں، کچھ کا اردو میں منظوم ترجمہ ''آئینۂ گل و بلبل'' کے عنوان سے کیا ہے۔ ترجمہ ترجمہ ہی ہوتا ہے اور خصوصاً اشعار کا منظوم ترجمہ عام طور پر اصل کا مکمل لفظی ترجمہ نہیں ہوتا اور اس سے بہتر بھی نہیں ہوتا، کوشش کی گئی ہے کہ ''آئینۂ گل و بلبل'' میں یہ کاوش جہاں تک ممکن ہو سکے اصل سے مطابقت بھی رکھے اور بہتر سے بہتر بھی ہو۔

اشعار کا منظوم ترجمہ تین طرح سے ہوتا ہے:

(۱) اشعار کا لفظی منظوم ترجمہ۔

(۲) اشعار کا بامحاورہ منظوم ترجمہ۔

(۳) اشعار کا آزاد منظوم ترجمہ یعنی شاعر کے خیال کو منظوم ترجمہ میں پیش کرنا۔

میں نے دوسرے حصے کو یعنی ''اشعار کا با محاورہ منظوم ترجمہ'' اپنایا ہے۔

ترجمہ بھی اصل کا ایک آئینہ ہی ہوتا ہے اور فارسی شاعری کو استعارتاً گل و بلبل کے ذکر سے نسبت دی جاسکتی ہے کہ ذکر گل و بلبل فارسی شاعری کا بنیادی مضمون ہے ــ ویسے بھی ایران کو ''کشورِ گل و بلبل'' کہا جاتا ہے۔ (لغت نامہ دھخدا تحت گل و بلبل) اس لیے میں نے اس کتاب کا نام ''آئینۂ گل و بلبل'' رکھا ہے جو ایرانی زبان یعنی فارسی زبان کے کچھ مشہور اشعار کے منظوم ترجمے پر مشتمل ہے۔

امید ہے میری یہ کاوش اہل دل و دانش کی نظر میں پسندیدہ قرار پائے گی۔

ڈاکٹر ظہیر احمد صدیقی

خداوندقدوس (حمدِ خداوندِ قدّوس)

بنام خداوند جان و خرد
کزین برتر اندیشه برنگذرد
(فردوسی)

ترجمہ

خدا کے نام سے کرتا ہوں آغاز
نہ اِس سے فکر اونچی رکھے پرواز

☆☆☆☆☆

ای نامِ تو بھترین سر آغاز
بی نام تو نامہ کی کنم باز
ای یادِ تو مونسِ روانم
جز نامِ تو نیست بر زبانم
(نظامی گنجوی)

ترجمہ

آغاز کیلئے ہے ترا نام بہترین
کھولوں میں خط کو لے کے ترا نام بالیقین
دنیا میں تیری یاد مری روح کی غذا
لب پر مرے نہیں ہے ترے نام کے سوا

☆☆☆☆☆

خرد ھر کجا گنجی آرد پدید
ز نام خدا سازد آن را کلید
(نظامی گنجوی)

ترجمہ

جہاں کہیں بھی خردِ کو ملا خزانہ کوئی
خدا کے نام سے کُنجی بنائی تھی اُس کی

☆☆☆☆☆

خدایا جھان بادشاھی تراست
ز ما خدمت آید خدائی تراست
پناہِ بلندی و پستی توئی
ھمہ نیستند آنچہ ھستی توئی
(نظامی گنجوی)

ترجمہ

اے خدا تو ہے جہاں کا بادشا
ہم ہیں خادم تو ہمارا ہے خدا
خالقِ ہر اوج و پستی ہے تو ہی
نیست ہیں ہم سب ہی، ہستی ہے تو ہی

☆☆☆☆☆

چو روزی بخش ما روزی چنین کرد
گھی روزی دوا باشد، گھی درد
(نظامی گنجوی)

ترجمہ

خدا ہی نے روزی کو ایسا کیا
کبھی دکھ ہو روزی، کبھی ہو دوا

☆☆☆☆☆

خداوندا درِ توفیق بکشا
نظامی را رہِ تحقیق بنما
درونم را بنورِ خود بر افروز
زبانم را ثنای خود در آموز
(نظامی گنجوی)

ترجمہ

درِ توفیق وا کردے خدایا!
نظامی کو رہِ تحقیق دکھلا
تو میرے دل میں نور اپنا سما دے
زباں کو بھی ثنا اپنی سکھا دے

☆☆☆☆☆

رحمتِ حق بہانہ می جوید
رحمتِ حق بہا نمی جوید

ترجمہ

رحمت حق بہانہ ڈھونڈے ہے
رحمت حق کبھی نہ قیمت لے

☆☆☆☆☆

از تماشای گلستان جہان در حیرتم
آن چمن پیرا کہ این گلزار دارد خود کجاست؟
(عالی نیشاپوری)

ترجمہ

باغ دنیا کا تماشا دیکھ کر حیراں ہوں میں
وہ چمن پیرا جو مالک ہے چمن کا، ہے کہاں؟

☆☆☆☆☆

آنانکہ وصف حسن تو تفسیر می کنند
خوابِ ندیدہ را ھمہ تعبیر می کنند
(عرفی)

ترجمہ

جو لوگ تیرے حسن کی تفسیر کرتے ہیں
بن دیکھے ایک خواب کی تعبیر کرتے ہیں

☆☆☆☆☆

برو زاھد کہ تحصیل ارم طاعت نمی خواھد
خدا در کار سازی از کسی رشوت نمی خواھد
(عاقل شاہجہاں آبادی)

ترجمہ

تو جا زاہد کہ تحصیلِ ارم طاعت نہیں چاہے
کسی کا ساتھ دینے پر خدا رشوت نہیں چاہے

☆☆☆☆☆

نعت رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم

فرستادہ ای خاص پروردگار
رسانندہ ای حجتِ استوار
گران مایہ تر تاج آزادگان
گرامی تر از آدمی زادگان
محمد ﷺ کازل تا ابد ھر چہ ھست
بآرایشِ نام او نقش بست
(نظامی گنجوی)

ترجمہ

خدا کے پیمبر خدا کے وکیل
جو لے کر کے آئے تھے محکم دلیل
وہ سارے جہاں میں گرامی ترین
کہ ان کیلئے ہیں یہ دنیا و دین
جہاں میں خدا کی جو رحمت سے ہے
وہ نامِ محمد ﷺ کی برکت سے ہے

شاہ پیغمبران بہ تیغ و تاج
تیغ او شرع ، تاج او معراج
(نظامی گنجوی)

ترجمہ

شاہ پیغمبر رکھیں تلوار بھی اور تاج بھی
تیغ ان کی ہے شریعت ، تاج ہے معراج بھی

☆☆☆☆☆

امّی و امّہات را مایہ
فرش را نور و عرش را سایہ
ھمہ ھستی طفیل و او مقصود
او محمد ﷺ رسالتش محمود
(نظامی گنجوی)

ترجمہ:

اس جہاں میں وہ ہیں امّی، قوموں کا سرمایہ ہیں
نور ہیں فرشِ زمیں پر، عرش کا وہ سایہ ہیں
آدمی کی زندگانی کا ہیں وہ مقصود بھی
وہ محمد ﷺ جن کی ہے پیغمبری محمود بھی

☆☆☆☆☆

محمد ﷺ کہ بی دعوی تخت و تاج
زشاہان بشمشیر بستد خراج
غلط گفتم آن شاہ سدرہ سریر
کہ ھم تاجور بود و ھم تخت گیر
تنش محرمِ تختِ افلاک بود
سرش صاحبِ تاجِ لولاک بود
(نظامی گنجوی)

ترجمہ

محمد ﷺ تھے بے دعویِ تخت و تاج
سلاطین سے پایا انہوں نے خراج
غلط کہہ دیا وہ تھے شاہ زمان
وہ تھے تاجدار و شہِ دوجہاں
بدن ان کا محرم تھا افلاک سے
سجا اُن کا سر تاجِ لولاک سے

☆☆☆☆☆

خلافِ پیمبرؐ کسی رہ گزید
کہ ھرگز بہ منزل نخواھد رسید
(سعدی)

ترجمہ

کرے کام جو بھی خلافِ نبیؐ
وہ منزل کو اپنی نہ پائے کبھی

☆☆☆☆☆

معراج

چون نگنجید در جهان تاجش
تخت بر مهر بست معراجش
(نظامی گنجوی)

ترجمہ

دنیا میں جب کہیں نہ سمایا تھا اُن کا تاج
خورشید تخت بن گیا معراج کیلئے

☆☆☆☆☆

منقبتِ آلِ رسول ﷺ

گوهر افشان کن ز جان ای دل که میدانی چه جاست
مهبطِ نورِ الٰهی روضۂ پاک رضاؑست
مقتدای شرق و غرب و پیشوای برّ و بحر
خود چنین باشد کسی کو نور پاک مصطفیٰ ﷺ است
(ابن یمین فریومدی)

ترجمہ

اشک برسا میرے دل تو جانے کیا ہے یہ جگہ
مہبطِ نورِ خدا ہے، روضۂ پاکِ رضاؑ
مشرق و مغرب کے هادی، بحر و بر کے پیشوا
کون ہو اُن جیسا؟ وہ ہیں نورِ پاکِ مصطفیٰ ﷺ

☆☆☆☆☆

منقبتِ خلفائے راشدینؓ

ھمیدون درین چشم روشن دماغ
ابوبکرؓ شمع است و عثمانؓ چراغ
بہ مھرِ علیؓ گرچہ محکم پیم
زعشقِ عمرؓ نیز خالی نیم
بدان چار سلطانِ درویش نام
شدہ چار تکبیر دولت تمام
(نظامی گنجوی)

ترجمہ

ابھی میں ہوا ہوں یوں روشن دماغ
ابوبکرؓ ہیں شمع ، عثمانؓ چراغ
میں مہرِ علیؓ میں ہوں محکم بہت
ہوں عشقِ عمرؓ میں منظّم بہت
انہی چار سلطانِ درویش سے
ملی دولتِ چار تکبیر ہے

☆☆☆☆☆

صدیقؓ ز صدق پیشوا بود
فاروقؓ ز فرق هم جدا بود
وان پیر حیائی خدا ترس
با شیر خدائی بود همدرس
(نظامی گنجوی)

ترجمہ

صدیقؓ صدق سے ہوئے گر پیشوائے دہر
فاروقؓ فرق کرتے تھے ہر شر کو خیر سے
عثمانؓ با حیاء میں تھا خوف خدا بہت
شیرِ خدا علیؓ کے ساتھ جو ہمدرس بھی رہے

☆☆☆☆☆

انسان وانسانیت

تو چہ دانی کہ خود چہ سازی تو
تو چہ دانی کہ خود چہ رازی تو
پادشاھیِ خود کجا دانی
نقشِ بیرونِ در کجا خوانی
ہر دو عالم درونِ سینۂ تست
آسمان و زمین خزینۂ تست
چند گردی بکعبۂ گِل
یک نفس کن طواف کعبۂ دل
آفرینش ھمہ غلام تو اند
از پیِ قوّت و قوام تو اند
(حکیم ابوالمجد مجدود بن آدم سنائی)

ترجمہ

نہیں جانو تم اپنی قدر و قیمت!
حقیقت میں ہو تم تو راز قدرت!
نہیں جانو تم اپنی بادشاہی!
پڑھو تحریر جو دل پر ہے لکھی!
دو عالم رکھے تمہارا یہ سینہ
زمین و آسماں ہیں اک خزینہ
کرو کب تک طوافِ کعبۂ گل
کرو اک دم طوافِ کعبۂ دل
کرے ہر شے یہاں تمہاری خدمت
یہاں ہر چیز بخشے تم کو قوت

☆☆☆☆☆

من کہ از حکمِ ازل در ملک معنی داورم
تابد بر صدرِ دیوانِ سخن سر دفترم
منعمِ بی مالم و کوسِ ریاست می زنم
طایرِ بی بالم و در اوجِ وحدت می پرم
(برندق خجندی)

ترجمہ

حکمِ حق سے بادشاہ ملکِ معنی میں بنا
تابد ملک سخن پر حکمرانی میں کروں
منعمِ بے مال ہوں دعویٰ ریاست کا کروں
طایرِ بے پر ہوں وحدت کی بلندی پر اڑوں
☆☆☆☆☆

اساسِ عالم بالا برای تست و تو غافل !
تو قدرِ خود نمی دانی کہ داری منصب والا !
(سلمان ساوجی)

ترجمہ

بنا ہے عالم بالا ترے ہی واسطے غافل !
تو قدر اپنی نہیں جانے، رکھے تو منصب والا !
☆☆☆☆☆

چو دریا شدم دشمنِ عیب شو
نہ چو آئینہ دوستِ عیب گو
نمایم جو و گندم آرم بجا
نہ چون جو فروشانِ گندم نما
(نظامی گنجوی)

ترجمہ

میں دریا بنا دشمن عیب شو
نہ شیشہ بنا دوستِ عیب گو
میں دیتا ہوں گندم دکھاتا ہوں جو
میں گندم دکھا کر نہیں بیچوں جو

☆☆☆☆☆

مرا کاشکی بود این دسترس
کہ نگزاری حاجتِ کس بہ کس
(نظامی گنجوی)

ترجمہ

مجھے دسترس اتنی اے کاش ملتی
کہ ہوتا کسی کا نہ محتاج کوئی

☆☆☆☆☆

دورِ تو از دایرہ بیرون تر است
از دوجهان قدرِ تو افزون تر است
(نظامی گنجوی)

ترجمہ

دور تیرا دائرے سے ہے جدا
دو جہاں سے مرتبہ تیرا بڑا

☆☆☆☆☆

نہ دانا تر آنکس کہ والا تراست
کہ والا تراست آنکہ دانا تراست
(ابوشکور بلخی)

ترجمہ

جو ہے والا تر وہ دانا تر نہیں
جو ہے دانا تر ، ہے والا تر وہی

☆☆☆☆☆

شرف و قیمت و قدر تو بفضل و هنر است
نہ بدیدار و بدینار و بسود و بزیان
(فرخی)

ترجمہ

تری قدر و قیمت ہے فضل و ہنر سے
نہ سود و زیاں سے، نہ ہے مال و زر سے

☆☆☆☆☆

مباش در پی آزار و ھرچہ خواھی کن
کہ در شریعتِ ما غیر ازین گناھی نیست
(حافظ)

ترجمہ

تو کسی کو دے نہ کچھ آزار پھر جو چاہے کر
پاپ بھی اس کے سوا اپنی شریعت میں نہیں

☆☆☆☆☆

آسائشِ دوگیتی تفسیر این دو حرف است
با دوستان مروت با دشمنان مدارا
(حافظ)

ترجمہ

دو عالم کی ہے آسائش انہی دو حرف کی تفسیر
مروت دوستوں سے، دشمنوں سے خوب پیش آنا

☆☆☆☆☆

مردانگی

ھیچ دانی کہ مردی چہ بود؟
روز قوّت فروتنی کردن
سیم و زر بی قیاس بخشیدن
گاہِ قدرت غضب فرو خوردن
(ابن یمین فریومدی)

ترجمہ

خبر ہے تجھ کو ہے مردانگی کیا؟
حکومت والا ہو کر عجز کرنا
ضرورت مند کی مالی مدد ہے
ہو جب قدرت تو اپنا غصہ پینا

☆☆☆☆☆

کمالِ مردی و مردانگی است خود شکنی
ببوس دستِ کسی را کہ این کمان شکند

ترجمہ

کمالِ مردی و مردانگی ہے خود شکنی
تو ہاتھ چوم لے اس کے جو یہ کماں توڑے

☆☆☆☆☆

زن

زن آن به که در پرده پنهان بود
که آهنگ بی پرده افغان بود
(نظامی گنجوی)

ترجمہ

ہے یہی بہتر کہ عورت پردے میں پنہاں رہے
کہتے ہیں آہنگ بے پردہ فغان و شور ہے

☆☆☆☆☆

چه خوش گفت جمشید با رای زن
که یا پرده یا گور به جای زن

ترجمہ

جمشید نے کہا تھا خوب یہ اپنے مشیر سے
پردہ ہے یا ہے گور ہی عورت کے واسطے

☆☆☆☆☆

راه رو چون در ریا کوشد مریدِ شهوت است
بیوه زن چون رخ بیارایند به بندِ شوهر است
(امیر خسرو دهلوی)

ترجمہ

جو ریاکاری کرے وہ ہوگا شہوت کا مرید
بیوہ جب چہرہ سنوارے فکر شادی کی کرے

☆☆☆☆☆

زنِ نیک در خانہ ناز است و گنج
زنِ بد چو دیو است مارِ شکنج
(اسدی طوسی)

ترجمہ

زنِ نیک گھر کا خزانہ ہے
زنِ بد خطرناک اِک سانپ ہے

☆☆☆☆☆

بخانہ نشستن بود کارِ زن
برون کارِ مردانِ شمشیر زن
(اسدی طوسی)

ترجمہ

کمالِ زن ہے زیبِ خانہ بننا
ہے باہر کام مردِ جنگجو کا

☆☆☆☆☆

زنِ خوب و فرمانبر و پارسا
کند مردِ درویش را پادشا
(اسدی طوسی)

ترجمہ

جو عورت ہو فرماں بر و پارسا
کرے مردِ درویش کو بادشا

☆☆☆☆☆

هنرها ز زن مرد را بیشتر
ز زن مردِ بد درجهان بیشتر
(اسدی طوسی)

ترجمہ

ہنر مرد رکھتے ہیں عورت سے زائد
ہیں بد مرد عورت سے زائد جہاں میں

☆☆☆☆☆

زن آزاده زن باید و مهربان
دعا جوی و خوش خوی و شیریں زبان
(ایران شاہ بن ابی الخیر)

ترجمہ

ہیں اک اچھی عورت کی یہ خوبیاں
وفادار و خوش خلق و شیریں زبان

☆☆☆☆☆

زن پارسا را نکوتر هنر
نباید که بر بام یابد گذر
(ایران شاہ بن ابی الخیر)

ترجمہ

زنِ پارسا ہے زنِ خوبتر
نہیں ہوتا کوٹھے پہ اس کا گذر

☆☆☆☆☆

مردِ آزادہ بہ گیتی نکند این دو کار
تا وجودش ھمہ روزی بسلامت باشد
زن نخواھد اگرش دخترِ قیصر بدھند
وام نستاند اگرش وعدہ قیامت باشد
(امیر دولت شاہ سمرقندی)

ترجمہ

مردِ آزاد جہاں میں نہ یہ دو کام کرے
عمر بھر تاکہ سلامت رہے اس کی ہستی
زن نہیں کرتا اگر دخترِ قیصر بھی ملے
گر قیامت کا بھی وعدہ ہو، نہ لے قرضہ کبھی

☆☆☆☆☆

زندگی

آنچنان زی کہ گر رسد خاری
نخوری طعنِ دشمنان باری
این نگوید سرآمد آفاتش
وآن نخندد کہ ھان مکافاتش

ترجمہ

یوں جیو تم اگر چبھے کانٹا
دشمنوں کا نہ تم سنو طعنہ
نہ کہے یہ کہ آئی اُس پہ بلا
نہ ہنسے وہ کہ اس کو بدلہ ملا

☆☆☆☆☆

خرد مند آن بود کو در همه کار
بسازد گاه با گل، گاه با خار
(نظامی گنجوی)

ترجمہ

خرد مند وہ ہے جو ہر کام میں
ملے پھول سے اور کبھی خار سے

☆☆☆☆☆

گرچه دست تو خود نگیرد کس
پای بر تو فرو نکوبد کس
کوش تا خلق را بکار آئی
تا به خدمت جهان بیارائی
(نظامی گنجوی)

ترجمہ

گرچہ تیری مدد کوئی نہ کرے
کوئی ایذا نہ تجھ کو پہنچائے
خدمت خلق میں تو کر کوشش
اس جہاں کو سنوار خدمت سے

☆☆☆☆☆

نانِ جویں و خرقۂ پشمین و آبِ سرد
سیپارۂ قرآن و حدیثِ پیمبری
با یکدو ھم نفس کہ نیرزد بہ نیم جو
درپیش چشمِ ھمتِ شان ملکِ سنجری
این آن سعادت است کہ بروی حسد برد
دارائے تختِ قیصر و ملکِ سکندری
(عبدالواسع جبلی)

ترجمہ

اگر ہو جو کی روٹی، ٹھنڈا پانی، اون کی گدڑی
حدیثِ حضرتِ پیغامبرؐ ہو، پاس ہو قرآن
اسی محفل میں مخلص یار و ہمدم ساتھ بیٹھے ہوں
نگاہوں میں نہ ان کی آئے ملکِ سنجری کی شان
یہی تو وہ سعادت ہے کہ کرتے ہیں حسد اس پر
جہاندارانِ دنیا جو ہوئے اسکندر و قیصر

☆☆☆☆☆

بیا کہ قافلۂ عمرِ ما شتاب گذشت
ندیدہ روی گل و موسمِ شباب گذشت
(ظہیر فاریابی)

ترجمہ

آ جا کہ جلد گذرے ہے میری یہ زندگی
دیکھا نہ گل کا چہرہ، جوانی گزر گئی

☆☆☆☆☆

عهد کردم که بعد ازین همه عمر
غصهٔ روز و رنج شب نکشم
نفسِ خود را ادب کنم به هنر
رنج و آلام بی ادب نکشم
لقمه و گوشه ای کفافِ من است
گوشه ای گیرم و تعب نکشم
(ابن یمین فریومدی)

ترجمہ

یہ کیا ہے عہد میں نے اپنی آخر عمر تک
دن کے غم سے، رات کے اندوہ سے بھی میں بچوں
ذات کو اپنی سکھاؤں میں یوں آداب و ہنر
بے ادب کے رنج وغم سے میں حفاظت میں رہوں
ایک لقمہ، ایک گوشہ کافی ہے میرے لیے
ایک گوشہ صرف لوں، بالکل نہ سختی میں سہوں

☆☆☆☆☆

کنجی کہ دراو گنجشِ اغیار نباشد
کس از تو و بر تو زکس آزار نباشد
رودی و سرودی و حریفی دوسہ یکدل
باید کہ عدد بیشتر از چار نباشد
این دولت اگر دست دھد ابنِ یمین را
با ھیچ کسش در دو جھان کار نباشد
(ابن یمین فریومدی)

ترجمہ

جس گوشے میں گنجائشِ اغیار نہیں ہو
پھر تجھ پہ کسی سے کوئی آزار نہیں ہو
دو تین اگر دوست ہوں، گانے کی ہو محفل
لازم ہے عدد بیشتر از چار نہیں ہو
مل جائے یہ گنجینہ اگر ابن یمیں کو
پھر اس کا کسی سے بھی سروکار نہیں ہو

☆☆☆☆☆

پنج روزی کہ حیات است چنان باید زیست
با خلایق کہ کم و بیش ثنائی ارزد
وقتِ رفتن چو رسد نیز چنان باید رفت
کہ زبیگانہ و از خویش ثنائی ارزد
(ابن یمین فریومدی)

ترجمہ

چار دن کی زندگی ہے یوں گزارو تم اسے
دوسروں کے ساتھ جینا قابلِ توصیف ہو
اس جہاں سے ایک دن جانا ہے، یوں جانا ہے خوب
لب پہ ہر اک شخص کے تمہاری ہی تعریف ہو

☆☆☆☆☆

درجہان با مردمان دانی کہ چون باید گزاشت
آن قدر عمریکہ دارد مردم آزاد مرد
کاستینہا در غمِ او تر کنند از آبِ گرم
فی المثل گر بگذرد بر دامنِ او آبِ سرد
(ابن یمین فریومدی)

ترجمہ

اس جہاں میں ساتھ لوگوں کے گزارے یوں حیات
جس قدر بھی عمر رکھے ایک آزاد آدمی
اس کے غم میں آنسوؤں سے آستین کو تر کریں
گر زمانے سے اُسے آزار پہنچے ہے کوئی

☆☆☆☆☆

دو قرص نان اگر از گندم است اگر از جو
دوتای جامہ اگر کہنہ است اگر از نو
بچار گوشۂ ایوان خود بخاطر جمع
کہ کس نگوید از اینجا خیز و آنجا رو
ھزار بار نکوتر بنزد ابن یمین
ز فرِ مملکت کیقباد و کیخسرو
(ابن یمین فریومدی)

ترجمہ

دو روٹیاں ہوں جو کی یا گندم کی خوب ہیں
کپڑوں کا ایک جوڑا پرانا ہو یا نیا
کونے میں اپنے گھر کے رہوں میں خوشی کے ساتھ
کوئی نہ کہوے اٹھ تو یہاں سے وہاں تو جا
ابن یمین کو ہیں یہ چیزیں بہت پسند
شاہوں کی شان سے بھی انہیں سمجھے ہے بجا

☆☆☆☆☆

مطلبی گر بود از ھستی ھمین آزار بود
ورنہ در کنجِ عدم آسودگی بسیار بود
(بیدل)

ترجمہ

زیست کا مقصد اگر تھا تو یہی آزار تھا
ورنہ کنج نیستی میں تھی بہت آسودگی

☆☆☆☆☆

زندگانی چہ کوتہ و چہ دراز
نہ بآخر بہ مرد باید باز!
(رودکی)

ترجمہ

زندگی لمبی ہو یا ہو مختصر
موت آخر کار دیکھے ہر بشر

☆☆☆☆☆

حاصلِ عمرم سہ سخن بیش نیست
خام بدم ، پختہ شدم، سوختم

ترجمہ

عمر کا حاصل مری یہ تین باتیں ہیں فقط
میں تھا پہلے خام ، پھر پختہ بنا ، پھر جل گیا

☆☆☆☆☆

افسوس کہ رفت نشۂ دورِ شباب
سر خوش نشدیم یکدم از بادۂ ناب
از بہر تماشائے جہان ہمچو حباب
تا وا کردیم چشم رفتیم بخواب
(غنی کاشمیری)

ترجمہ

محروم ہم ہیں نشۂ دورِ شباب سے
اک لمحہ بھی نہ مست ہوئے ہم شراب سے
مثلِ حباب بہرِ تماشائے روزگار
کھولی جو آنکھ مست ہوئی آنکھ خواب سے

☆☆☆☆☆

نہ من شہرت تمنا دارم ونی نام می خواهم
فلک گر واگذارد یک نفس آرام می خواهم

ترجمہ

مجھے شہرت کی خواہش ہے، نہ خواہش نیک نامی کی
فلک گر چھوڑ دے اک لمحہ بس آرام میں چاہوں

☆☆☆☆☆

چنان بہ کہ امشب تماشا کنیم
چو فردا رسد کار فردا کنیم
(نظامی گنجوی)

ترجمہ

آج بہتر کہ ہم سب تماشا کریں
کل جب آئے گی ہم کام کل کا کریں

☆☆☆☆☆

از بزمِ جہان بادہ گساران ہمہ رفتند
ما با کہ نشینیم چو یاران ہمہ رفتند
بر خیز کہ ماندیم درین راہ پیادہ
راہیست خطرناک و سواران ہمہ رفتند
(غزالی مشہدی)

ترجمہ

بزم جہاں سے بادہ گساراں چلے گئے
ہم کس کے ساتھ بیٹھیں کہ یاراں چلے گئے
اُٹھو کہ ہم پیادہ ہی رستے میں رہ گئے
یہ راہ پُر خطر ہے سواراں چلے گئے

☆☆☆☆☆

دین

جنسِ دین راچہ کساد آمدہ عرفیؔ درپیش
کہ بجز مردہ زحافظ نخرد قرآن را
(عرفی)

ترجمہ

جنسِ دیں ہو گئی بے قدر اب اتنی عرفیؔ
کہ بجز مردہ نہ حافظ سے لے قرآن کوئی

☆☆☆☆☆

عبادت

نماز را بگذار و نیاز را پیش آر
دوگانہ را بگذار و یگانہ را دریاب
(شیدا)

ترجمہ

چھوڑو نماز، پیش کرو تم نیاز کو
دوگانہ چھوڑیے گا یگانہ کو پاؤ تم

☆☆☆☆☆

ز آتشکدہ و کعبہ غرض سوز و نیازست
وآنجا کہ نیازست چہ حاجت بہ نماز است
ہر چند کہ از بندگی ما چہ بر آید
ما بندۂ آنیم کہ او بندہ نوازست
(خواجو)

ترجمہ

ہو کلیسا یا ہو کعبہ، ہے ہدف سوز و نیاز
جس جگہ پر ہو نیاز اُس جا تو زاید ہے نماز
بندگی اپنی اگرچہ ہے تو لاحاصل بہت
ہم تو اُس کے سچے بندے ہیں جو ہے بندہ نواز

☆☆☆☆☆

گر تو صد بادیہ ہر دم بریا قطع کنی
در رہِ کعبۂ اخلاص بگامی نرسی
(جنید شیرازی)

ترجمہ

گر تو صد صحرا ریا سے قطع کر لے ہر گھڑی
کعبۂ اخلاص کی رہ میں نہ رکھا اک قدم

☆☆☆☆☆

گمان مبر کہ شود عشق بی نیاز قبول
اگر بہ کعبہ روی و اگر نماز کنی
(اُمیدی)

ترجمہ

گماں نہ کر تو کہ ہو عشق بے نیاز قبول
اگر تو حج کرے یا تو ادا نماز کرے

☆☆☆☆☆

بہ زمین چو سجدہ کردم ز زمین ندا برآمد
کہ مرا خراب کردی تو بہ سجدۂ ریائی
(عراقی)

ترجمہ

زمین پر میں نے سجدہ جب کیا اس دم زمین بولی
کہ تو نے دکھ دیا ہے مجھ کو دکھلاوے کے سجدوں سے

☆☆☆☆☆

چو براہ کعبہ رفتم بہ حرم رہم ندادند
تو برونِ در چہ کردی کہ درونِ خانہ آئی ؟
(عراقی)

ترجمہ

میں گیا حج کو حرم میں داخلہ نا مل سکا
اب تو اندر آنا چاہے تو نے باہر کیا کیا؟

☆☆☆☆☆

چو راھب بہ بت خانہ بیدار بودن
ازان بہ کہ در کعبہ خوابیدہ باشی

ترجمہ

مثلِ راہب بت کدے میں تو اگر بیدار ہو
اس سے بہتر ہے کہ کعبے میں ہو تو سویا ہوا

☆☆☆☆☆

نمازِ جاھلان سجدہ سجود است
نمازِ عاشقان ترکِ وجود است

ترجمہ

جاہل کی تو نماز بھی سجدہ سجود ہے
عاشق کی تو نماز بھی ترکِ وجود ہے

☆☆☆☆☆

دعا

شما را شب و روز فرخندہ باد
بد اندیش را مغز جان کندہ باد
(فردوسی)

ترجمہ

تمھارے یہ دن رات فرخندہ ہوں
بد اندیش سارے پراگندہ ہوں

☆☆☆☆☆

سرت سبز بادا، دلت شادمان
تنِ پاک دور از بد بدگمان
(فردوسی)

ترجمہ

جواں تو رہے، شاداں دِل رہے
بدی سے برے شخص کی تو بچے

☆☆☆☆☆

پیوستہ باد گردشِ گردون بکامِ تو
ہموارہ باد دولتِ میمون غلامِ تو
فرخندہ بر تو عید و بر اعدای تو وعید
عزت قبول کردہ صلوٰۃ و سلام تو
(عبدالواسع جبلی)

ترجمہ

ہمیشہ گردشِ گردوں ترے موافق ہو
ہمیشہ پاس ترے دولتِ سعادت ہو
ہو عید واسطے تیرے، وعید دشمن کو
قبول حق کی نظر میں تری عبادت ہو

☆☆☆☆☆

همیشه جوان تا جوانی بود
جهان زنده تا زندگانی بود
(فردوسی)

ترجمہ

جہاں میں ہمیشہ رہے تو جواں
سدا تو جہاں میں رہے شادماں

☆☆☆☆☆

ز دیدار تو چشمِ بد دور باد
تنِ بد سگالانت رنجور باد
(فردوسی)

ترجمہ

تری دید سے چشمِ بد دور ہو
بدن تیرے دشمن کا رنجور ہو

☆☆☆☆☆

جهان آفرین از تو خوشنود باد
دلِ بدسگالت پُر از دود باد
(فردوسی)

ترجمہ

جہاں میں رہے تو سدا کامیاب
ترے دشمنوں کا ہو خانہ خراب

☆☆☆☆☆

بکامِ تو بادا سپہر بلند
دلت شاد بادا، تنت بی گزند
(فردوسی)

ترجمہ

ترے کام آئے سپہر بلند
رہے شاد تیرا تن بے گزند
☆☆☆☆☆

دعای مظلوم

بترس از آہ مظلومان کہ ھنگامِ دعا کردن
اجابت از درِ حق بھرِ استقبال می آید
(بیدل)

ترجمہ

آہ سے مظلوم کی تو ڈر، دعا وہ جب کرے
بھر استقبال اجابت حق کے در سے آئے ہے
☆☆☆☆☆

اخلاق

دلا تا بزرگی نیاری بدست!
بجایی بزرگان نباید نشست
(نظامی گنجوی)

ترجمہ

اے دل پاس تیرے بزرگی نہیں!
بڑوں کی جگہ تو نہ بیٹھے کہیں

☆☆☆☆☆

ھزار قافلہ از کاروانِ فیض گذشت
خوشا دلی کہ بنزدیک صبح بیدارست
(ظہیرفاریابی)

ترجمہ

گذرے جہاں میں گرچہ بہت کاروانِ فیض
بیدار جو سحر کو ہو اچھا وہی ہے دل

☆☆☆☆☆

ترا باید ای دل اگر آبرو
میانِ بزرگانت باقی بود
مجو نان اگر حاتمت نان دهد
مخور آب اگر خضر ساقی بود
(ابن یمین فریومدی)

ترجمہ

تو چاہے جو اے دل تری آبرو
بزرگانِ دنیا میں باقی رہے
اگر روٹی حاتم بھی دے تو نہ لے
نہ پی پانی گر خضر ساقی بنے

☆☆☆☆☆

بدی گرچہ کردن توان با کسی
چو نیکی کنی بہتر آید بسی
(اسدی طوسی)

ترجمہ

کسی کے ساتھ بھی کرنا برائی گرچہ ممکن ہے
ولیکن جب کرو نیکی نتائج اس کے بہتر ہوں

☆☆☆☆☆

چنان زی کہ مور از تو نبود بدرد
نہ برکس نشیند ز تو باد و گرد
(اسدی طوسی)

ترجمہ

جیو تم یوں کہ کیڑی بھی نہ تم سے کوئی دکھ دیکھے
کسی کے بھی بدن پر پڑ نہ جائے گرد بھی تم سے

☆☆☆☆☆

راہ نیکان گیر تا گیری ھمہ ملک بھشت
بابدان منشین و دوزخ را بایشان واگذار
(قوامی رازی)

ترجمہ

چلو نیکوں کی رہ پر تا کہ جنت تم کو حاصل ہو
بروں کو چھوڑ دو دوزخ حوالے ان کے تم کر دو

☆☆☆☆☆

مرد باید کہ ھر کجا باشد
عزتِ خویش را نگھدارد
خود پسندی و ابلھی نکند
ھر چہ کردنی است بگذارد
بطریقی رود کہ مردم را
سر موئی ز خود نیازارد
ھر کسی را ز خویش بہ داند
ھیچ کس را حقیر نشمارد
(ابن یمین فریومدی)

ترجمہ

مرد جس جا ہو اس پہ لازم ہے
اپنی عزت کا وہ خیال رکھے
خود پسندی و ابلہی نہ کرے
جو فرائض ہیں وہ کرے پورے
زیست اس طور سے گذارے ہے
وہ کسی کو ذرا سا دکھ بھی نہ دے
سمجھے بہتر وہ اپنے سے سب کو
نہ کسی کو حقیر وہ سمجھے

☆☆☆☆☆

گر تکبر می کنی با خواجگان سُفلہ کن
ور تواضع می کنی با مردم درویش کن
مصلحت از شخصِ دیندارِ کامل عقل جوی
مشورت بارای نزدیکانِ دور اندیش کن
(ابن یمین فریومدی)

ترجمہ

تم تکبر سب کمینے سربراہوں سے کرو
تم تواضع گر کرو، کیجو سدا درویش سے
مصلحت پوچھو سدا دیں دارِ کامل عقل سے
مشورہ تم لیجو نزدیکانِ دُور اندیش سے

☆☆☆☆☆

دلا مکارم اخلاق اگر ھمی خواہی
دوکار پیشہ کن اینت مکارم اخلاق
مشو مخالفِ امرِ خدای عزوجل
بکوش تابود اندر میانِ دھر وفاق
(ابن یمین فریومدی)

ترجمہ

اے دل مکارمِ اخلاق اگر تو چاہے
دو کام کر جو بنے ہیں مکارمِ اخلاق
نہ ہو مخالفِ امرِ خدائے عزّ وجل
تو سعی کر کہ ہو قائم جہاں میں وصفِ وفاق

☆☆☆☆☆

خوشا کسیکہ ازو بد بہ ھیچکس نرسد
غلامِ ھمتِ آنم کہ این قدم دارد
(ابن یمین فریومدی)

ترجمہ:

جو دکھ نہ دے کسی کو وہ اچھا ہے آدمی
اُس کا ہی میں غلام ہوں جو وصف یہ رکھے

☆☆☆☆☆

بدمگوی ، بد مکن باھیچکس درھیچ حال
تا نہ بد گوید کست، نی باشدت بیمی زکس
(ابن یمین فریومدی)

ترجمہ

کسی کے ساتھ برائی نہ تم کبھی کرو
برا کہے نہ کوئی تم کو، ہو نہ خوف تمھیں

☆☆☆☆☆

چہ گفت آن سخنگوی پاسخ نیوش
کہ دیوار دارد بگفتار گوش
(فردوسی)

ترجمہ

بہت پرمعانی کہی بات اس نے
کہ باتوں پہ دیوار بھی کان رکھے

☆☆☆☆☆

برھنہ چو زاید ز مادر کسی
نباید کہ نازد بپوشش بسی
(فردوسی)

ترجمہ

تو ماں سے ننگا ہی پیدا ہوا تھا
تو اپنے کپڑوں پر نازاں نہ ہونا

☆☆☆☆☆

میازار موری کہ دانہ کش است
کہ جان دارد و جانِ شیرین خوش است
(فردوسی)

ترجمہ

کسی بھی جانور کو مت ستاؤ
کہ جاں رکھتا ہے جاں پیاری ہے اس کو

☆☆☆☆☆

زگیتی ھر آنکو بی آزار تر
چنان دان کہ مرگش زیان کار تر
(فردوسی)

ترجمہ

جہاں میں کوئی جو بے آزار ہو
یوں جان اس کا مرنا زیاں کار ہو

☆☆☆☆☆

بہ مرگ بدان شادباشی رواست
اگرچہ تنِ ما ھمہ مرگ راست
(فردوسی)

ترجمہ

بُروں کی موت پر خوش ہونا ہے اچھا
اگرچہ ہم کو بھی اِک دن ہے مرنا

☆☆☆☆☆

ای سنائیٔ خواجۂ جانی غلامِ تن مباش
خاک را گر دوست بودی، پاک را دشمن مباش
(سنائی)

ترجمہ

اے سنائی میرے بھائی تو غلام تن نہ بن
دوست تھا گر خاک کا، تو پاک کا دشمن نہ بن

☆☆☆☆☆

دستۂ تحقیق بر داریم ابراھیم وار
گوسفندِ نفسِ شہوانی بدو قربان کنیم
(سنائی)

ترجمہ

حضرت ابراھیم جیسی کرلیں تحقیق اختیار
گوسفندِ نفسِ شہوانی کو ہم قرباں کریں

☆☆☆☆☆

پاک باطن را بدشمن زود گردد سینہ صاف
از نفس یکدم بود در دل غبار آئینہ را

ترجمہ

پاک دل کا دشمنوں سے جلد ہو جا سینہ صاف
سانس سے لمحے کو آئینے پہ آتا ہے غبار

☆☆☆☆☆

زآمدہ تنگ دل نباید بود
وز گذشتہ نکرد باید یاد
نیک بخت آن کسی کہ داد و بخورد
شور بخت آنکہ اُو نخورد و نداد
(رودکی)

ترجمہ

آنے سے بد حالی کے نا خوش نہ ہونا چاہیئے
وقت جو گزرا ہے یاد اُس کو نہ کرنا چاہیئے
نیک بخت انساں ہے وہ دولت کو دے، کھائے اُسے
بد نصیب انساں نہ دولت دے، نہ کھائے ہے اسے

☆☆☆☆☆

راد مردی ز مرد دانی چیست؟
باھنر تر ز خلق گویم کیست؟
آنکہ با دوستان بداند ساخت
آنکہ بادشمنان بداند زیست
(ترکی کشی ایلاقی)

ترجمہ

اس جہاں میں اچھے انساں کون ہیں؟
سب سے بہتر خلق میں کن کو کہیں؟
دوستوں سے سازگاری جو رکھیں
دشمنوں کے ساتھ بھی جو جی سکیں
☆☆☆☆☆

بگیتی کسی یافت عمری دو بار
کزو ماند نامِ نکو یادگار
(شرف جہان قزوینی)

ترجمہ

اس جہاں میں زندگی کو اُس نے پایا ہے دو بار
جس نے دنیا میں ہے چھوڑی نیک نامی یادگار
☆☆☆☆☆

خواہ زاہد ، خواہ رندِ بادہ نوش
با ہمہ کس بر سرِ انصاف باش
تا کشندت خوب رویان در بغل
ہمچو شیشہ با درونِ صاف باش
(کاہی کابلی)

ترجمہ

وہ ہو زاہد یا ہو رندِ بادہ نوش
ساتھ سب کے تم رہو انصاف سے
تا کہ تم کو لیں بغل میں خوب رو
تم سنوارو خود کو خوب اوصاف سے

☆☆☆☆☆

گر خاک پای مردمِ صاحب نظر شوی
در چشم روزگار چو نورِ بصر شوی
گرچہ بخوبیِ تو ملایک نمی رسند
می کوش جان من کہ ازان خوبتر شوی
(زمانی یزدی)

ترجمہ

تو گر اہلِ نظر کی خاکِ پا ہو
تو چشمِ دہر میں نورِ نظر ہو
ہیں خوبی میں فرشتے تجھ سے کم تر
تو کوشش کر کہ اس سے خوب تر ہو

☆☆☆☆☆

بہ ھر سخن کہ کنی خویش را نگھبان باش
زگفتنی کہ دلی بشکند پشیمان باش
(حیاتی گیلانی)

ترجمہ

جو بات بھی کرو وہ کرو احتیاط سے
جو بات دل شکن ہو، کرو اس سے احتراز

☆☆☆☆☆

چنان گرم از بساطِ خاک بگذر
کہ شمعِ مردم آیندہ باشی
(صائب تبریزی)

ترجمہ

گرم ایسا ہو کے گزرے تو بساطِ خاک سے
آنے والی نسلوں کا تو ہو چراغِ زندگی

☆☆☆☆☆

اے شاہ نہ تخت نہ نگین می ماند
از بھر تو یک دوگز زمین می ماند
صندوقِ خود و کاسۂ درویشان را
خالی کن و پُر کن کہ ھمین می ماند
(صوفی آملی)

ترجمہ

اے بادشاہ تخت رہے نا نگیں رہے
تیرے لیے تو قبر کی دو گز زمیں رہے
صندوق اپنا ، کاسہ فقیرانِ دہر کا
کر خالی اور بھر دے کہ سب کچھ یہیں رہے

☆☆☆☆☆

نکو کار باش ای گرامی جوان
کہ باشی ز کیدِ بدان در امان
(سالک قزوینی)

ترجمہ

تو نکو کار بن اے معزز جواں
تا کہ پائے تو مکرِ بداں سے اماں

☆☆☆☆☆

دشنامِ خلق را ندھم جز دعا جواب
ابرم کہ تلخ گیرم و شیریں عوض دھم
(طالب آملی)

ترجمہ

دشنامِ خلق کا میں نہ دوں جز دعا جواب
بادل ہوں، تلخ لے کے بھی شیریں عوض میں دوں

☆☆☆☆☆

خموشی نغمہ ھا دارد سخن پرداز می داند
نخستین این کہ ساکت ھیچ گہ ملزم نمی گردد
(ظہوری)

ترجمہ

سخن پرداز جانے ہے کہ رکھے خامشی نغمے
یہ پہلے ہے خموش انساں کبھی ملزم نہیں ہوتا

☆☆☆☆☆

دشمنی فکرِ کسان دوستی اندیشۂ ما
عیب شغلِ دگران است ھنر پیشۂ ما

ترجمہ

دشمنی لوگ سوچیں دوستی ہے اپنی سوچ
دوسروں کا شغل ہے عیب، اپنا پیشہ ہے ہنر

☆☆☆☆☆

کفر است در طریقتِ ما کینہ داشتن
آئینِ ماست سینہ چو آئینہ داشتن

ترجمہ

طریقت میں ہماری کفر دل میں کینہ رکھنا ہے
ہمارا ہے یہ آئین آئنہ سا سینہ رکھنا ہے

☆☆☆☆☆

عرفان وتصوف

سلطان گوید کہ نقد گنجینۂ من
صوفی گوید کہ دلق پشمینۂ من
عاشق گوید کہ داغ دیرینۂ من
من دانم و من کہ چیست در سینۂ من
(غزالی مشہدی)

ترجمہ

حاکم یہ کہے سارا ہی گنجینہ ہے میرا
صوفی یہ کہے خرقۂ پشمینہ ہے میرا
عاشق یہ کہے داغ جو دیرینہ ہے میرا
جانوں ہوں فقط میں جو رکھے سینہ ہے میرا

☆☆☆☆☆

جانِ زاہد ساحلِ وہم و خیال
جانِ عارف غرقۂ بحرِ شہود
(جامی)

ترجمہ

زاہد کی جان ساحلِ وہم و خیال ہے
عارف کی جان غرق ہے بحرِ شہود میں

☆☆☆☆☆

سریرِ سلطنتِ ذاتِ ایزدی است دلم
چنان کہ عرشِ مجید است عرشِ رحمانی
(مغربی)

ترجمہ

مرا دل ہے سریرِ شاہیِ ذاتِ خداوندی
کہ جیسے عرشِ اعلیٰ ہے فلک پر عرشِ رحمانی

☆☆☆☆☆

ما سالہا مقیمِ درِ یار بودہ ایم
اندر حریم محرمِ اسرار بودہ ایم
پیش از ظہور این قفسِ تنگِ کائنات
ما عندلیبِ گلشنِ اسرار بودہ ایم
(مغربی)

ترجمہ

ہم مدتوں مقیمِ درِ یار بھی رہے
جانِ جہاں کے محرمِ اسرار بھی رہے
یہ کائنات جب ہوئی ظاہر تو اُس سے قبل
ہم عندلیبِ گلشنِ اسرار بھی رہے

☆☆☆☆☆

صوفی

ظاہرِ او بخلق پیوستہ
باطنِ او ز خلق بگسستہ
از درون آشنا و ھمخانہ
وز برون در لباسِ بیگانہ
(عبدالرحمٰن جامی)

ترجمہ

اس کا ظاہر ساتھ ہے مخلوق کے
اس کا باطن ہے جدا مخلوق سے
قلب سے وہ دوست ہے، ہم خانہ ہے
وہ بظاہر کپڑوں میں بے گانہ ہے

☆☆☆☆☆

بسیار سفر باید تا پختہ شود خامی
صوفی نشود صافی تا در نکشد جامی
(سعدی)

ترجمہ

ضرورت ہے بہت محنت کی تا پختہ ہو کوئی خام
نہ صوفی پاک باطن ہو نہ پی لے جب تلک اک جام

☆☆☆☆☆

فقر و درویشی

ما سلطنتِ فقر بہ عالم نفروشیم
یک جامِ شرابی بدوصد جم نفروشیم
(فخرالدین گرگانی)

ترجمہ

ہم فقر کی شاہی کو دنیا کے بھی بدلے میں
سستا ہے بہت سودا ہم تو نہیں بیچیں گے
ہم ساغر بادہ کو بدلے میں دوصد جم کے
سودا ہے بہت سستا، ہم تو نہیں بیچیں گے

☆☆☆☆☆

مسند گزین کلبۂ ویرانۂ خودم
عشرت فزای گوشۂ غمخانۂ خودم
بیرون زکنج فقر و قناعت نمی روم
چوں گنج آرمیدہ بویرانۂ خودم
(امیری فیروزکوھی)

ترجمہ

اپنے ویراں گھر میں ہی میں بن گیا مسند نشین
اپنے غم خانے میں رکھوں زندگی عشرت فزا
گوشۂ فقر و قناعت سے نہ باہر جاؤں میں
اپنے ویرانے میں گنجِ آرمیدہ میں بنا

☆☆☆☆☆

درویش را کہ کنجِ قناعت مسلّم است
درویش نام دارد و سلطانِ عالم است
(ناصر بخاری)

ترجمہ

درویش کر لے کنجِ قناعت جو انتخاب
درویش نام رکھتا ہے شاہِ جہاں ہے وہ

☆☆☆☆☆

دوست اور دشمن

یارِ میخوارۂ من دی قدحِ بادہ بدست
با حریفان خرابات برون آمد مست
بر درِ صومعہ بگذشت و صلائی درداد
سرِ خم را بکشاد و درِ غم را بربست
(ظہیر فاریابی)

ترجمہ

وہ مرا یار جو میخوار ہے کل جام بدست
ساتھ میں بادہ فروشوں کے وہ نکلا تھا مست
درِ بت خانہ پہ آکر کے دی اس نے تھی صلا
سرِ خم کھول کے اس نے درِ غم بند کیا
☆☆☆☆☆

دشمنانت ز خاک بیشتر اند
دوستانت ز کیمیا کمتر

ترجمہ

تیرے دشمن ہیں خاک سے بڑھ کر
کیمیا سے بھی دوست ہیں کمتر
☆☆☆☆☆

همان دوستی با کسی کن بلند
کہ باشد بہ سختی ترا یارمند
چو دانا ترا دشمن جان بود
بہ از دوست مردی کہ نادان بود
(فردوسی)

ترجمہ

تو کر ساتھ اُس شخص کے دوستی بھی
کہ سختی میں اُس نے مدد کی ہو تیری
جو دانا ترا بن گیا دُشمنِ جاں
ہے اُس دوست سے اچھا جو ہوگا ناداں

☆☆☆☆☆

کسی کو فروتن تر و راد تر
دلِ دوستداران بدو شاد تر
(فردوسی)

ترجمہ

ہے جس میں خاکساری اور سخاوت
ہوئے ہیں دوست اُس سے پُر مسرت

☆☆☆☆☆

بیا کہ نوبتِ صلح است و دوستی و عنایت
بشرط آنکہ نگوئیم از گذشتہ حکایت
(غزالی مشہدی)

ترجمہ

آ جا کہ صلح و دوستی آپس میں ہم کریں
ہے شرط یہ کہ قصۂ ماضی کو چھوڑ دیں
☆☆☆☆☆

ای غزالی گریزم از یاری
کہ اگر بد کنم نکو گوید
من و آن سادہ دل کہ عیبِ مرا
ھمچو آئینہ روبرو گوید
(غزالی مشہدی)

ترجمہ

اے غزالی میں اس دوست کو چھوڑ دوں
گر برائی کروں اس کو اچھا کہے
میں یہ چاہوں مرے عیب کو میرا دوست
مثلِ آئینہ کہہ دے مرے سامنے
☆☆☆☆☆

بر سلامِ تو جان کنم تسلیم
این جوابِ سلام را نازم
(ماہر اکبرآبادی)

ترجمہ

تسلیم جان کو کروں تیرے سلام پر
نازاں بہت ہوں ایسے جوابِ سلام پر

☆☆☆☆☆

گر خصم بیشمار شود آذری مترس
آں کس کہ جان ستاند و جان می دھد یکی ست
(آذری)

ترجمہ

دشمن جو بے شمار ہوں تو آذری نہ ڈر
جو جان دے بھی، لے بھی وہ ہے ذات ایک ہی

☆☆☆☆☆

جمال ہمنشین در من اثر کرد
وگرنہ من ہمان خاکم کہ ہستم
(سعدی)

ترجمہ

ہمنشین کی خوبیاں ہی کر گئیں مجھ پر اثر
ورنہ میں مٹی تھا پہلے اب وہی مٹی ہوں میں

☆☆☆☆☆

دوستان نازک مزاج و ما بسی نازک دماغ
چون کسی اوقات صرفِ پاسِ خاطر ها کند
(کلیم)

ترجمہ

دوست ہیں نازک مزاج اور ہم بہت نازک دماغ
اب کوئی اوقات کیسے صرفِ دلداری کرے

☆☆☆☆☆

یادِ شب و روزی کہ مرا یار قرین بود
با یارِ قرین کلبۂ من خلدِ برین بود
(لطف اللہ نیشاپوری)

ترجمہ

یاد آئیں شب و روز کہ تھا دوست مرے پاس
تھا دوست مرے پاس تو گھر خلد بریں تھا

☆☆☆☆☆

شد آن مودت و آن دوستی و آن ایام
کہ بر مرادِ دلِ خویش می نھادم گام
بسا شبا کہ بروی نگار کردم روز
سپید روز کہ کردم بزلفِ خوبان شام
(منطقی رازی)

ترجمہ

وہ دوست بھی نہیں رہے ، وہ دور بھی نہیں
دل کی خوشی سے ہر جگہ رکھتا تھا جب میں گام
روئے نگار دیکھ کے شب کو کیا تھا روز
خوباں کی زلف دیکھ کے دن کو کیا تھا شام

☆☆☆☆☆

رشتہ ای در گردنم افگندہ دوست
می برد ھر جا کہ خاطر خواہِ اوست
(سلمان ساوُجی)

ترجمہ

میری گردن میں ہے ڈالی رسی میرے دوست نے
جس جگہ وہ چاہتا ہے مجھ کو لے جاتا ہے دوست

☆☆☆☆☆

عشق ومحبت

روی نکو معالجۂ عمر کوتہ است
این نسخہ از بیاضِ مسیحا نوشتہ ایم
(نظیری)

ترجمہ

کوتاہ زندگی کا رخِ خوب ہے علاج
یہ نسخہ ہم نے لکھا بیاضِ مسیح سے

☆☆☆☆☆

نازم باین شرف کہ غلامِ محبتم
لافِ نسب ز نسبتِ آدم نمی زنم
(نظیری)

ترجمہ

میں عشق کا غلام ہوں، نازاں میں اس پہ ہوں
دعویٰ کبھی نہ نسبتِ آدم سے میں کروں ۔

☆☆☆☆☆

عشق است خلاصۂ وجودم
عشق آتش گشت و من چو عودم
(نظامی گنجوی)

ترجمہ

عشق میرے لیے ہے روحِ وجود
عشق ہے آگ، میں ہوں مثلِ عود

☆☆☆☆☆

من ندانم کہ عاشقی چہ بلاست؟
ھر بلائی کہ ھست عاشق راست
(فرخی سیستانی)

ترجمہ

میں نہیں جانتا عشق کیا ہے بلا؟
ہر بلا عاشقوں کیلئے ہے روا

☆☆☆☆☆

عاشقان را خدای صبر دھاد
ھیچ کس را بلای عشق مباد
(فرخی سیستانی)

ترجمہ

عاشقوں کو خدا صبر کر دے عطا
کوئی انساں نہ ہو عشق میں مبتلا

☆☆☆☆☆

برآمد قیر گون ابری ز روی نیلگون دریا
چو رای عاشقان گردان ، چو طبع بیدلان شیدا
(فرخی سیستانی)

ترجمہ

سمندر سے جو ہے نیلا، یہ بادل نکل آیا
مثالِ عاشقان گرداں، مثالِ بیدلاں شیدا
☆☆☆☆☆

زہد و عفت کز صفاتِ عاشقانِ صادق است
با فقیری خوش بود با شہریاری خوشتر است
(ابن یمین فریومدی)

ترجمہ

زہد و عفت عاشقِ صادق کی ہیں سچی صفات
فقر میں ہیں خوب، امیری میں ہیں یہ تو خوب تر
☆☆☆☆☆

میان عشق و ھوس گرچہ فرق بسیارست
وجودِ ھر دو درین کارخانہ درکارست
چو عاقبت ھمہ کس را فنا بود در پی
کسی کہ کشتۂ عشقت نگشت ، مردارست
(ظہیر فاریابی)

ترجمہ

عشق و ہوس میں فرق بہت ہی اگرچہ ہے
دونوں ہی کا وجود ضروری جہاں میں ہے
انجام ہر کسی کا فنا ہے لکھا ہوا
مردار وہ ہے جو نہ ترے عشق میں مرا

☆☆☆☆☆

خبری سوی نگارم بہ خراسان کہ برد
قصۂ ذرہ بدرگاہ خور آسان کہ برد
(ابن یمین فریومدی)

ترجمہ

خبر محبوب کو میرے خراساں کون پہنچائے
کہانی ذرّے کی سورج کو آساں کون پہنچائے

☆☆☆☆☆

شرابِ عشق چون در جام کردند
خرد را مست و بی آرام کردند
کشید ابن یمین بر یادِ لعلش
نخستین بادہ کاندر جام کردند
(ابن یمین فریومدی)

ترجمہ

شرابِ عشق جب ساغر میں ڈالی
کیا تھا عقل کو راحت سے خالی
لب اس کے آئے یاد ابنِ یمیں کو
جب اوّل بار مے ساغر میں ڈالی

☆☆☆☆☆

عشق در دل سرور ھا بخشد
عشق در دیدہ نور ھا بخشد
عشق پیرایۂ جمال بود
عشق سرمایۂ وصال بود
(ابن یمین فریومدی)

ترجمہ

عشق دل کو سرور بھی بخشے
عشق آنکھوں کو نور بھی بخشے
عشق پیرایۂ جمال بھی ہے
عشق سرمایۂ وصال بھی ہے

☆☆☆☆☆

غریب و عاشقم بر من نظر کن
بنزدِ عاشقان یک شب گذر کن
(سنائی)

ترجمہ

میں ہوں دل دادہ نظر مجھ پر ڈالو کاش تم
عاشقوں کے ساتھ بھی اِک شب گزارو کاش تم

☆☆☆☆☆

دردی کہ مراست بہ مرہم نفروشم
در عافیتش صرف دمی ہم نفروشم
(خاقانی شیروانی)

ترجمہ

جو درد مرا ہے نہ دوا کے لیے بیچوں
دو اس کی دوا تم، تو دوا میں نہ کبھی لوں

☆☆☆☆☆

عشق آمد و عقل رخت بربست و برفت
آن عهد کہ بستہ بود بشکست و برفت
چون دید کہ بادشہ درآمد سرمست
بیچارہ غلام زود برجست و برفت
(فخرالدین گرگانی)

ترجمہ

عشق آیا عقل نے سامان باندھا اور گئی
عہد جو اس نے کیا تھا توڑ کر غائب ہوئی
دیکھا نوکر نے کہ آیا مست ہوکر بادشا
جلدی سے بے چارہ نوکر کودا اور غائب ہوا

☆☆☆☆☆

ما عاشقیم کشتہ شدن اعتبارِ ماست
شمشیرِ عشق تیز ز سنگِ مزارِ ماست

ترجمہ

عاشق ہوں قتل ہونا مرا اعتبار ہے
ہو تیغ عشق تیز مرے سنگِ قبر سے

☆☆☆☆☆

گر کامِ دل بگریہ میسر شود ز دوست
صد سال می توان بہ تمنا گریستن
(عرفی)

ترجمہ

مقصودِ دل جو دوست سے رونا دلا سکے
سو سال بھی ہم اپنی تمنا میں رو سکیں

☆☆☆☆☆

بنال بلبل اگر بامنت سرِ یاری است
کہ ما دو عاشقِ زاریم کارِ ما زاری است
(حافظ)

ترجمہ

تو کر فریاد اے بلبل! جو ہم سے تجھ کو یاری ہے
کہ ہم دونوں ہیں عاشق کام اپنا آہ وزاری ہے

☆☆☆☆☆

کاهلی در کار خود مجنون چرا کرد اینقدر
مردنِ عاشق بآهی یا نگاهی بیش نیست
(نعمت خان عالی)

ترجمہ

مجنوں نے اپنے کام میں کی کاہلی بہت
عاشق کا مرنا آہ سے ہے یا نگاہ سے

☆☆☆☆☆

من عاشقم کہ کعبہ نمی دانم از کنشت
پروانہ را ز آتشِ دوزخ بود بہشت
(ناصر بخاری)

ترجمہ

عاشق ہوں، فرق کب کروں کعبہ، کنشت میں
پروانے کو تو آتشِ دوزخ بھی ہو بہشت

☆☆☆☆☆

اینقدر تدبیر بھر کشتنم درکار نیست
مرگ پیشِ عاشقان چون زندگی دشوار نیست
(فرقتی جوشقانی)

ترجمہ

قتل مجھ کو کرنے میں تدبیر کچھ لازم نہیں
عاشقوں کے واسطے مرنا کوئی مشکل نہیں

☆☆☆☆☆

از غرورِ حسن اگر نبود ترا پروای ما
از جنونِ عشق ما را نیست ھم پروای تو
(امیدی تہرانی)

ترجمہ

گر غرورِ حسن سے تجھ کو نہیں پروا مری
ہے جنونِ عشق سے مجھ کو نہیں پروا تری

☆☆☆☆☆

ہیچ اکسیر بہ تاثیرِ محبت نرسد
کفر آوردم و در عشقِ تو ایمان کردم

ترجمہ

کوئی اکسیر نہ الفت کے اثر کو پہنچے
کفر میں نے تری الفت میں بنایا ایماں

☆☆☆☆☆

تاجرِ عشقیم مخلص می رسیم از شہرِ دل
ہر کجا جنسِ وفا باشد خریداریم ما
(آنندرام مخلص)

ترجمہ

میں مخلص عشق کا تاجر ہوں شہر دل سے آیا ہوں
وفا کی جنس جس جا ہو خریدار اس کا بنتا ہوں

☆☆☆☆☆

سلطنت سہل است، خود را آشنای فقر کن
قطرہ تا دریا تواند شد چرا گوہر شود؟
(سرخوش)

ترجمہ

سلطنت کرنا ہے آساں، فقر کر لے اختیار
قطرہ دریا بن سکے گر، کس لئے گوہر بنے؟

☆☆☆☆☆

زفرق تا بقدم هر کجا کہ می نگرم
کرشمہ دامنِ دل می کشد کہ جا اینجاست
(نظیری)

ترجمہ

سر سے لیکر پاؤں تک جس جا بھی میں دیکھوں اسے
غمزہ کھینچے دامنِ دل کو کہ جا ہے اس جگہ

☆☆☆☆☆

مبین بہ عیب و قبولم کہ در پناہِ توام
اگر بدِ دوجہانم کہ نیک خواہِ توام
(نظیری)

ترجمہ

ہوں تیرے سائے میں، عیب و ہنر نہ دیکھ مرے
اگر برا ہوں میں سب سے، ہوں خیرخواہ ترا

☆☆☆☆☆

من چہ در پای تو ریزم کہ سزای تو بود ؟
سر نہ چیزیست کہ شایستۂ پای تو بود
(سعدی)

ترجمہ

ترے پاؤں میں کیا ڈالوں میں جو لائق بھی تیرے ہو؟
نہیں سر میرا وہ شے جو ترے پاؤں کے لائق ہو

☆☆☆☆☆

کرا دماغ کہ از کوی یار برخیزد
نشستہ ایم کہ از ما غبار برخیزد

ترجمہ

کون یہ سوچے کہ اٹھ جائے تمہارے کوچے سے
ہم تو بیٹھے ہیں، غبار اپنا یہاں سے اب اٹھے

☆☆☆☆☆

بہ عالم ھر کجا درد و غمی بود
بھم کردند و عشقش نام کردند
(عراقی)

ترجمہ

دنیا میں جس جگہ بھی تھے موجود درد و غم
کر کے اکٹھا نام انہیں عشق دے دیا

☆☆☆☆☆

ھر کہ بر حالِ عاشقان خندد
گریہ ای واجب است بر حالش
(امیر خسرو)

ترجمہ

عاشقوں کے حال پر ہنستا ہے جو بھی آدمی
رونا اس کے حال پر سب پر ہوا ہے لازمی

☆☆☆☆☆

کشتگانِ خنجر تسلیم را
ہر زماں از غیب جانِ دیگر است
(احمد جام)

ترجمہ

کشتگانِ خنجرِ تسلیم کو
جانِ تازہ غیب سے ہر دم ملے

☆☆☆☆☆

ہر نفس بوی محبت آید از گفتارِ ما
می توان فھمید از گفتارِ ما مقدارِ ما
(برھمن لاھوری)

ترجمہ

ہر نفس بوئے محبت آئے باتوں سے مری
قدر و قیمت میری سمجھی جائے باتوں سے مری

☆☆☆☆☆

بنمود رُخ کہ قبلۂ اہلِ صفاست این
بگشاد چینِ زلف کہ مشکِ حناست این
(رستم خوریانی)

ترجمہ

چہرہ دکھایا، قبلۂ اہلِ صفا ہے یہ
کھولی تھی اس نے زلف کہ مشک خطا ہے یہ

☆☆☆☆☆

در دورِ ماہ رویت خورشید ھرزہ گردی
در عھدِ جامِ لعلت یاقوت کم بھایی
(رستم خوریانی)

ترجمہ

ہے تیرے عہد میں اے ماہ رو خورشید آوارہ
ہے تیرے لعل لب کے دور میں یاقوت بے قیمت

☆☆☆☆☆

آمد برِ من دی ز رہِ لطف زمانی
زیبا صنمی ، سروقدی ، بوی میانی
سیمی ذقنی ، ماہ رخی ، غالیہ مویی
شیریں سخنی ، خوش نفسی ، چرب زبانی
آشوبِ جان ، فتنۂ شھر ، آفتِ خلقی
محبوبِ تن، آرام دلی، راحتِ جانی
(رستم خوریانی)

ترجمہ

پہلو میں میری لطف سے آیا تھا رات کو
وہ خوب رو، وہ سروقد و ماہ رو صنم
سیمیں ذقن ہے، غالیہ مو ہے وہ ماہ رخ
شیریں سخن ہے، چرب زباں ، صاحبِ کرم
آشوبِ دھر، فتنۂ شھر، آفتِ جہاں
محبوبِ دل بھی، راحتِ جاں بھی ہے وہ صنم

☆☆☆☆☆

شرح جفای دوست نہ بہرِ شکایت است
مقصود ذکرِ اوست دگرہا حکایت است
(فیضی ترہتی)

ترجمہ

تفصیلِ ظلمِ دوست نہیں ہیں شکایتیں
مقصد ہے ذکر اس کا دگر ہیں حکایتیں

☆☆☆☆☆

منم غریبِ دیار و توئی غریب نواز
دمی بحالِ غریبِ دیارِ خود پرداز
(اوحدی مراغی)

ترجمہ

میں ہوں غریبِ دیار اور تو غریب نواز
کرم تو اپنے غریبِ دیار پر کر دے

☆☆☆☆☆

چگونہ شامِ فراقِ ترا بروز آرم
کہ گرچہ صبر بود عمرِ جاودانم نیست
من و خیال تو پروای این و آنم نیست
دماغ صحبتِ یارانِ همزبانم نیست
(شاپور تھرانی)

ترجمہ

میں تیرے ہجر کی شب کو بناؤں دن کیسے؟
اگرچہ صبر تو ہے عمر جاوداں ہی نہیں
تری ہے یاد تو پروائے این و آں ہی نہیں
دماغِ صحبتِ یارانِ ہم زبان ہی نہیں

☆☆☆☆☆

فاش می گویم و از گفتۂ خود دلشادم
بندۂ عشقم و از هر دو جهان آزادم
(حافظ)

ترجمہ

کھل کے کہتا ہوں میں اپنی بات پر دل شاد ہوں
عشق کا بندہ ہوں دو عالم سے میں آزاد ہوں

☆☆☆☆☆

وصل و ہجر

غمِ من کسی شناسد کہ رخِ تو دیدہ باشد
وگرش ندیدہ باشد صفتی شنیدہ باشد
(امیر ہمایوں)

ترجمہ

وہ میرا درد جانے جس نے تیرا چہرہ دیکھا ہو
اگر دیکھا نہ ہو تو اس کے بارے میں سنا ہی ہو

☆☆☆☆☆

از کوی تو ای نگار رفتم
امّا بدلِ فگار رفتم
(فقیر دہلوی)

ترجمہ

تیرے کوچے سے اے نگار گیا
لے کے میں اک دلِ فگار گیا

☆☆☆☆☆

نمی گویم در آ در دیدہ یا در سینہ مسکن کن
ببین ھر جا کہ بنشیند دلت آنجا نشیمن کن
(شاپور تہرانی)

ترجمہ

نہیں کہتا کہ آجا آنکھ میں یا دل میں مسکن کر
جگہ سب دیکھ جس جا چاہے دل اُس جا نشیمن کر

☆☆☆☆☆

صبا رسیدہ ای از کوی او پیام بر
جواب نامہ ای آوردہ ای سلام بر
(شوکت بخاری)

ترجمہ

اے صبا اُس کی گلی میں جا کے دے میرا پیام
لے کے آئی ہے جوابِ نامہ، دے میرا سلام

☆☆☆☆☆

نگارا! تو گل سرخی و من زرد
تو از شادی شگفتی و من از درد
(فخرالدین گرگانی)

ترجمہ

محبوب میرے! تو ہے گلِ سرخ، میں ہوں زرد
تجھ کو کرے شگفتہ خوشی اور مجھ کو درد

☆☆☆☆☆

خوش آمدی و نکو آمدی عفاک اللہ
کہ بی رخِ تو صفای نداشت محفلِ ما
(ملک قمی)

ترجمہ

بزم میں تم خوب آئے، میں کہوں خوش آمدید
بن تمہارے رخ کے بزم اپنی نہ رکھے روشنی

☆☆☆☆☆

چو دوش از برم آن سروِ سیمتن می رفت
بچشم خویش بدیدم کہ جان من می رفت
(نصیبی گیلانی)

ترجمہ

جا رہا تھا میرے پہلو سے وہ کل سیمیں بدن
میں نے ان آنکھوں سے دیکھا جا رہی تھی میری جاں

☆☆☆☆☆

آمد بہ پرسشِ من و دردم فزود رفت
صبری کہ من نداشتم آن هم ربود و رفت
(شرف جہاں قزوینی)

ترجمہ

آیا تھا پرسش کو میری، دکھ بڑھا کر وہ گیا
صبر جو رکھتا نہ تھا میں وہ بھی لیکر وہ گیا

☆☆☆☆☆

آوردہ اند آن ماہ را بھر عیادت بر سرم
چو از طبیبان خواستم درمانِ دردم بار ھا
(میری اشکی قمی)

ترجمہ

اُس کو لے کر میرے پاس آئے عیادت کے لئے
میں نے مانگا جب طبیبوں سے علاجِ دردِ دل

☆☆☆☆☆

ھرگز بنامہ دردِ سر او را ندادہ ایم
احوالِ خویش بر پرِ عنقا نوشتہ ایم
نسیان نہ طور ماست ولی بھرِ احتیاط
بر لوح سینہ نامِ تو صد جا نوشتہ ایم
(نصیرای ہمدانی)

ترجمہ

کبھی ہم اپنے خط سے اُس کو دردِ سر نہیں دیتے
پرِ عنقا پہ لکھ دیتے ہیں سب احوال ہم اپنا
نہیں ہے بھولنا عادت تحفظ کیلئے پھر بھی
تمہارا نام اپنے دل پہ صد جا ہم نے ہے لکھا

☆☆☆☆☆

محبوب

مارا بہ غمزہ کشت و قضا را بھانہ ساخت
خود سوی ما ندید و حیا را بھانہ ساخت
رفتم بہ مسجدی پیء نظارۂ رخش
دستی برخ کشید و دعا را بھانہ ساخت
(محمد حسن قتیل)

ترجمہ

ہمیں اشارہ سے مارا، قضا کا عذر کیا
نہ دیکھا خود ہمیں اس نے، حیا کا عذر کیا
میں اس کی دید کو مسجد میں جب کبھی بھی گیا
رکھا تھا ہاتھ رخ پر، دعا کا عذر کیا

☆☆☆☆☆

ببین سوزِ من ساز کن سازِ تو
مگر خوش بخفتم بہ آوازِ تو
(نظامی گنجوی)

ترجمہ

تو دیکھے مرے سوز کو ساز سے
میں سو جاؤں خوش تیری آواز سے

☆☆☆☆☆

کہ دارد چون تو معشوقی نگارو چابک و دلبر
بنفشہ موی و لالہ روی و نرگس چشم و نسرین بر
(عبدالواسع جبلی)

ترجمہ

نہیں رکھتا یہ سب اوصاف جز تیرے کوئی دلبر
بنفشہ زلف و لالہ روی و نرگس چشم و نسریں بر

☆☆☆☆☆

جمال و جاہ و جوان مردی و جلالِ وجود
سخاوت و سخن و سودِ دوستانِ سعود
(عبدالواسع جبلی)

ترجمہ

رکھے خوبیاں سب تری ذات ہی
تو شیریں سخن بھی ہے، تو نیک بھی

☆☆☆☆☆

ھزار توبہ شکست است زلفِ پُرشکنش
کجا بچشم در آید شکستِ حالِ منش
(ظہیرفاریابی)

ترجمہ

اس کی زلفِ پرشکن نے توڑی ہیں توبہ ہزار
اس کی آنکھوں میں کہاں آئے یہ میرا حالِ زار

☆☆☆☆☆

با ہر خس و خاشاک منشین ای گلِ رعنا
کز بادِ صبا دوش شنیدم خبری چند
(امیر شاہی سبزواری)

ترجمہ

تو ہر اک ایرا غیرا سے نہ ملنا اے گلِ رعنا!
سنی بادِ صبا سے کل عجب سی میں نے کچھ باتیں

☆☆☆☆☆

گفتمش جز شبت نشاید دید
گفت پیدا بشب بود مھتاب

ترجمہ

میں نے کہا شب کو نظر آؤ تم فقط
اس نے کہا کہ چاند بھی نکلے ہے رات کو

☆☆☆☆☆

آن ترکِ شوخ بین کہ چہ مستانہ می رود
شہری اسیر کردہ سوی خانہ می رود
(جامی)

ترجمہ

وہ شوخ تُرک دیکھئے مستانہ جائے ہے
اک شہر قید کر کے سوئے خانہ جائے ہے

☆☆☆☆☆

گفتی کہ چہ شد قاعدۂ مھر و محبت؟
رسم کھنی بود بہ عھد تو برافتاد

ترجمہ

تو نے کہا کہ رسمِ محبت کو کیا ہوا ؟
رسمِ کہن تھی تیرے زمانے میں مٹ گئی

☆☆☆☆☆

ھمیشہ تیرِ نگاھش بسنگ می آید
گران بخاطرِ یار است سخت جانی ما
(فقیر دہلوی)

ترجمہ

سدا تیرِ نظر اس کا تو پتھر ہی پہ پڑتا ہے
ہماری سخت جانی یار کے دل پر گراں گذرے

☆☆☆☆☆

گفتمش از دلِ پُرخون بتو دارم سخنی
خندۂ کرد کہ از رنگِ سخن میدانم
(غزالی مشہدی)

ترجمہ

کہا میں نے دل پرخوں کی باتیں تجھ سے کہنا ہیں
ہنسا، اس نے کہا رنگ سخن سے جانتا ہوں میں

☆☆☆☆☆

آنکس کہ مرا کشت بجور و ستمی چند
کاش از پی تابوتِ من آید قدمی چند
(کاتبی نیشاپوری)

ترجمہ

جس نے مجھے تھا قتل کیا ظلم و جور سے
اے کاش وہ شریک جنازے میں ہو مرے

☆☆☆☆☆

وقتِ کشتن دامنِ قاتل بدست آمد مرا
آخرِ عمر آرزوی دل بدست آمد مرا

ترجمہ

بوقتِ قتل ہی قاتل کا دامن ہاتھ میں آیا
بوقتِ مرگ ہی یہ آرزو دل کی ہوئی پوری

☆☆☆☆☆

پس از مردن مرا آن سرو قامت برمزار آمد
قیامت آمد امّا بعد چندین انتظار آمد
(وجدان سرهندی)

ترجمہ

مرے مرنے کے بعد آیا وہ ظالم قبر پر میری
قیامت آئی ہے لیکن وہ بعدِ انتظار آئی

☆☆☆☆☆

بر قصدِ کشتنم چہ کشی تیغ دم بدم
چوں یک نظر بگوشۂ چشمی کفایت است
(فیضی ترینی)

ترجمہ

قتل کرنے کیلئے مجھ کو اُٹھاتے کیوں ہو تیغ
جب نظر سے اپنی مجھ کو قتل کر سکتے ہو تم

☆☆☆☆☆

نگارینا ھمیشہ شاد می باش
چو گل خرم ، چو سرو آزاد می باش
ندانم ای پری پیکر کہ گفتت
بتن سیم و بدل فولاد می باش
(صوفی آملی)

ترجمہ

اے مرے محبوب تو دائم رہے دنیا میں شاد
مثلِ گُل خرم ہو تو، مانندِ سرو آزاد ہو
اے پری پیکر نجانے تجھ سے یہ کس نے کہا؟
تن ترا چاندی کا ہو اور دل سے تو فولاد ہو!

☆☆☆☆☆

در مسلخِ عشق جز نکو را نکشند
لاغر صفتان زشتخو را نکشند
گر عاشقِ صادقی ز کشتن مگریز
مردار بود هر آنکه او را نکشند
(سرمد کاشانی)
(یہ رباعی دوسرے شعراء سے بھی منسوب ہے)

ترجمہ

عشق کے مقتل میں نیکوں کو فقط کرتے ہیں قتل
زشت خو، کمزور کو تو قتل وہ کرتے نہیں
عاشقِ صادق اگر ہو قتل سے بھاگو نہ تم
وہ بنے مردار جس کو قتل وہ کرتے نہیں

☆☆☆☆☆

هزار میوه زبستان آرزو چیدم
یکی بلذتِ پیکانِ آبدارِ تو نیست
(لسانی شیرازی)

ترجمہ

بہت سے پھل چمنِ آرزو سے میں نے چُنے
نہ آیا لطف ترے تیر جیسا اُن میں مجھے

☆☆☆☆☆

از نامِ تو بر کامِ زبانها شکر افتد
وز بوی تو در گلشنِ جانها شرر افتد
(بدر چاچی)

ترجمہ

جو نام ترا لے تو زبان اس کی ہو میٹھی
جو خوشبو تری سونگھے وہ پا جائے جوانی

☆☆☆☆☆

وگر طلب کند انعامی از شما حافظؔ
حوالتش بلبِ یارِ دلنواز کنید
(حافظ)

ترجمہ

طلب کرے کوئی انعام تم سے گر حافظؔ
اسے حوالے لبِ یارِ دل ربا کے کرو !

☆☆☆☆☆

گرچہ می دانم قسم خوردن بجانت خوب نیست
ہم بہ جانِ تو کہ یادم نیست سوگندِ دگر
(نظیری)

ترجمہ

یہ میں جانوں تری جاں کی قسم کھانا نہیں اچھا
تری جاں کی قسم مجھ کو قسم دوجی نہیں آتی

☆☆☆☆☆

نگاران لاھور و خوبانِ دھلی
بدل کردہ بودند پیوندِ جانم
یکی چھرہ سودی بچشمِ رکابم
یکی بوسہ دادی بزلفِ عنانم
(طالب آملی)

ترجمہ

نگاران لاہور و دھلی نے مجھ کو
بنایا تھا اپنے دل و جاں کا ٹکڑا
اگر اک تھا چومے رکابوں کو میری
عناں کو مری بوسہ دیتا تھا دوجا

☆☆☆☆☆

داماں نگہ تنگ و گل حسن تو بسیار
گلچینِ جمالِ تو ز داماں گلہ دارد

ترجمہ

داماںِ چشم تنگ، بہت حسن کے ہیں پھول
گلچیں ترے جمال کا دامن سے شاکی ہے

☆☆☆☆☆

چہ خوش است بادو زلفت سرِ شکوہ باز کردن
گلہ ہای روزِ ہجراں بشب دراز کردن
(شامی تکلو)

ترجمہ

خوب ہے کتنا تمہاری زلف سے کرنا گلہ
روزِ ہجراں کی شکایت رات کو کرنا بہت

☆☆☆☆☆

حسنِ یوسف، دمِ عیسیٰ، یدِ بیضا داری
آنچہ خوباں ھمہ دارند تو تنہاداری
(اثیر اخسیکتی)

ترجمہ

حسنِ یوسف، دمِ عیسیٰ، یدِ بیضا رکھے
سارے خوباں جو رکھیں وصف، تو تنہا رکھے

☆☆☆☆☆

حکایت از قد آں یار دلنواز کنید
باین فسانہ مگر عمرِ ما دراز کنید
(ملا زمانی یزدی)

ترجمہ

ہمیشہ مدح قدِ یار دلنواز کرو
اسی سے عمر ہماری بھی تم دراز کرو

☆☆☆☆☆

دماغ بر فلک و دل بزیر پای بتان
زمن چہ می طلبی، دل کجا، دماغ کجا؟
(کلیم)

ترجمہ

فلک پہ ذہن ہے، دل میرا زیر پائے بتاں
تو چاہے مجھ سے ہے کیا؟ دل کہاں، دماغ کہاں؟

☆☆☆☆☆

ماکہ باشیم کہ در بزمِ تو داخل باشیم
دولتِ ماست کہ حسرت کشِ محفل باشیم
(میر مہدی)

ترجمہ

ہم نہیں لائق کہ تیری بزم میں داخل ہوں ہم
ہے یہ قسمت میں لکھا حسرت کشِ محفل ہوں ہم

☆☆☆☆☆

گرترا خواہشِ قتل است بیا بسم اللہ
دم شمشیر تو و گردنِ ما بسم اللہ
(نواب نظام الدولہ، دکن)

ترجمہ

قتل کرنا تری خواہش ہے تو آ بسم اللہ
اپنی گردن ہے، یہ خنجر ہے ترا بسم اللہ

☆☆☆☆☆

ادب چہ چارہ کند شوق چون فضول افتد
بجای عذر دل آوردہ ام قبول افتد
(بیدل)

ترجمہ

ادب بھی چارہ کرے کیا؟ جو شوقِ دل ہو فضول
بجائے عذر، میں دل لے کے آیا کیجیے قبول

☆☆☆☆☆

خوشتر آن باشد کہ سرِّ دلبران
گفتہ آید در حدیثِ دیگران
(رومی)

ترجمہ

خوب تر یہ ہے کہ رازِ دلبران
دوسروں سے گفتگو میں ہو بیان

☆☆☆☆☆

ای چہرۂ تو نامۂ اسرارِ دلبری
وی طرۂ تو سورۂ آیاتِ ساحری
(محمد بن علی کاشانی)

ترجمہ

ہے چہرہ تیرا نامۂ اسرار دلبری
ہے تیری زلف سورۂ آیاتِ ساحری

☆☆☆☆☆

خبرم رسید امشب کہ نگار خواھی آمد
سرِ من فدای راھی کہ سوار خواھی آمد
(امیر خسرو)

ترجمہ

خبر ملی ہے کہ آئے گا آج شب وہ نگار
میں جاں فدا کروں اُس رہ پہ جس سے وہ آئے

☆☆☆☆☆

جان زتن بردی و در جانی ھنوز
دردھا دادی و درمانی ھنوز
(امیر خسرو)

ترجمہ

جان تن سے لے گیا پھر بھی وہ میری جان ہے
درد اس نے ہی دیا پھر بھی وہی درمان ہے

☆☆☆☆☆

نمی دانم چہ منزل بود شب جائیکہ من بودم
بہ ہر سو رقص بسمل بود شب جائیکہ من بودم
(امیر خسرو)

ترجمہ

میں نہ جانوں کیا تھی منزل شب کو جس جا میں رہا
ہر طرف تھا رقصِ بسمل شب کو جس جا میں رہا

☆☆☆☆☆

پری پیکر، نگاری، سرو قدی، لالہ رخساری
سراپا آفتِ دل بود شب جائیکہ من بودم
(امیر خسرو)

ترجمہ

وہ میرا محبوب جو تھا سرو قامت، لالہ رخ
تھا سراپا آفتِ دل شب کو جس جا میں رہا

☆☆☆☆☆

ای چہرۂ زیبای تو رشکِ بتانِ آذری
ہر چند وصفت می کنم در حسن زان بالا تری
(امیر خسرو)

ترجمہ

ہے حسین چہرہ ترا رشکِ بتانِ آذری
کب بیاں تعریف ہو لفظوں میں تیرے حسن کی

☆☆☆☆☆

من تو شدم تو من شدی، من تن شدم تو جان شدی
تا کس نگوید بعد ازین، من دیگرم تو دیگری

(امیر خسرو)

ترجمہ

تو ہوا میں، میں ہوا تو، میں بدن تو جان ہے
تا کہ کوئی مت کہے، میں دوسرا، تو دوسرا

☆☆☆☆☆

سرو سیمینا! بہ صحرا می روی
نیک بدعھدی کہ بی ما می روی

(سعدی)

ترجمہ

اے مرے محبوب! صحرا میں سدا جاتے ہو تم
یہ بڑی بدعہدی ہے میرے بِنا جاتے ہو تم

☆☆☆☆☆

بیا تا گل برافشانیم و می در ساغر اندازیم
فلک را سقف بشگافیم و طرح نو در اندازیم

(حافظ)

ترجمہ

تو آ جا ہم بکھیریں پھول، ڈالیں مے کو ساغر میں
فلک کی چھت کو توڑیں، اک نئی بنیاد ہم ڈالیں

☆☆☆☆☆

گرچہ پیرم تو شبی تنگ در آغوشم گیر
تا سحر گہ زکنارِ تو جوان بر خیزم
(حافظ)

ترجمہ

میں بوڑھا ہوں تو اِک شب کو مجھے آغوش میں لے لے
میں اٹھوں صبح کو آغوش سے تیری جواں ہو کر

☆☆☆☆☆

دستی بدوش غیر نهاد از رہِ کرم
مارا چو دید لغزش پا را بھانہ ساخت
(محمد حسن قتیل)

ترجمہ

غیر کے کندھے پہ اس نے عشق سے رکھا تھا ہاتھ
ہم کو دیکھا لغزشِ پا کو بہانہ کر دیا

☆☆☆☆☆

از یک حدیث لطف کہ آن ہم دروغ بود
امشب ز دفترِ گلہ صد باب شستہ ایم
(نظیری)

ترجمہ

اک کرم کی بات سے جو تھی بھی جھوٹی بات ہی
اب کتابِ شکوہ کے سو باب ہم نے دھو دیئے

☆☆☆☆☆

بہ ہر رنگی کہ خواہی جامہ می پوش
من اندازِ قدت را می شناسم
(میر تشبیہی کاشانی)

ترجمہ

جس رنگ کا لباس بھی چاہو تو پہنو تم
تمہارے طرز قد کو جو پہچانتا ہوں میں

☆☆☆☆☆

حاصلِ عمر نثارِ رہِ یاری کردم
شادم از زندگیِ خویش کہ کاری کردم
(سام میرزا)

ترجمہ

حاصلِ عمر کو اس کے لیے قربان کیا
شاد ہوں اس سے کہ مجھ سے بھی کوئی کام ہوا

☆☆☆☆☆

سپیدہ دم کہ نسیمِ بہار می آمد
نگاہ کردم و دیدم کہ یار می آمد
(اسماعیل اصفہانی)

ترجمہ

دمِ سحر کہ نسیمِ بہار آتی تھی
جو کی نگاہ تو دیکھا کہ دوست آتا تھا

☆☆☆☆☆

دی ماہ را بروی تو تشبیہ کردہ ام
و امروز سر ز شرم ببالا نمی کنم
(جلال عضد)

ترجمہ

کل دی تھی تیرے چہرے کو تشبیہ چاند سے
میں آج سر کو شرم سے کرتا نہیں بلند

☆☆☆☆☆

لعلِ لبِ نوشین تو آسائشِ جان است
سودائے سرِ زلفِ تو آشوبِ جہان است
(رکن صاین ہروی)

ترجمہ

یہ میٹھا ترا ہونٹ تو آسائشِ جاں ہے
الفت تری گیسو کی تو آشوبِ جہاں ہے

☆☆☆☆☆

ھوای جنتِ کویت نسیمِ عنبر بار
فدای نکہتِ مویت شمیمِ مُشکِ تتار
(اعلیٰ شیرازی)

ترجمہ

تری گلی کی ہوا ہے نسیمِ عنبر بار
ہے تری زلف پہ قرباں شمیمِ مشکِ تتار

☆☆☆☆☆

ای ملکِ جان گرفتہ چشمت بترکتازی
لعلِ لبِ تو کردہ با دُر بلطف بازی
ہر ماہ خواندہ رویت درسِ جہان فروزی
از سرو بردہ قدت منشور سرفرازی
ہرگز نیامد از تو پاکیزہ تر وجودی
از عالم حقیقت در کسوتِ مجازی
(رستم خوریانی)

ترجمہ

قابض ہے ملک جاں پہ ستم سے تری نظر
گوہر سے لعلِ لب ترے کھیلیں ہیں لطف سے
قد تیرا لے ہے سرو سے فرمانِ سروری
درسِ جہاں فروزی بھی چہرہ ترا پڑھے
پاکیزہ تر نہ تجھ سے کوئی آیا ہے وجود
اس عالمِ مجاز میں دنیائے اصل سے

☆☆☆☆☆

لالہ رخان گرچہ کہ داغِ دلند
روشنیِ چشم و چراغِ دلند
(غزالی مشہدی)

ترجمہ

گرچہ لالہ رخان ہیں دل کا داغ
آنکھ کی روشنی ہیں، دل کا چراغ

☆☆☆☆☆

بلند مرتبہ زین خاکِ آستان شدہ ام
غبارِ کوی تو ام گر بر آسمان شدہ ام
(فیضی تربتی)

ترجمہ

بلند رُتبہ تری خاکِ آستاں سے ہوا
ہوں خاک تیری گلی کی میں گر فلک پہ گیا

☆☆☆☆☆

برخاستی قیامتِ کبریٰ بلند شد
بنشین دمی کہ فتنۂ محشر نشستہ بہ
(پری بدخشی)

ترجمہ

اٹھا ہے تو قیامتِ کبریٰ ہوئی بلند
کچھ دیر بیٹھ فتنہ ہے اچھا دبا رہے

☆☆☆☆☆

وہ وہ کہ قیامت است این قامتِ راست
با سرو نباشد کہ لطافت کہ ترا ست
شاید کہ تو دیگر بزیارت نروی
تا مردہ نگوید کہ قیامت برخاست
(سعدی)

ترجمہ

ایک قیامت ہے تیرا سیدھا قد
یہ لطافت تو سرو پا نہ سکا
تو نہ کرنا کبھی زیارتِ قبر
تاکہ مردہ نہ بولے، 'حشر آیا'

☆☆☆☆☆

ایزد آن عیسیٰ نفس را ھرچہ ممکن بود داد
با وجودِ حسنِ یوسف نغمۂ داؤد داد
(نقی کمرہ ای)

ترجمہ

حق نے اس عیسیٰ نفس کو جو تھا ممکن دے دیا
حسنِ یوسف بھی دیا ہے، نغمۂ داؤد بھی

☆☆☆☆☆

ھرچند کہ خاکی بظھور آمدہ ایم
از قدسی محفل بحضور آمدہ ایم
معذور اگر نمی شناسی ما را
گردی است برو ز راہِ دور آمدہ ایم
(وجدان سرھندی)

ترجمہ

اگرچہ ہم تو ظاہر میں ہیں خاکی
مگر بزمِ مقدس سے ہیں آئے
نہ گر پہچانے ہم کو، تو ہے معذور
سفر سے اپنے رخ پر گرد لائے

☆☆☆☆☆

شکوۂ محبوب

ایکہ میگوئی دلِ گم گشتۂ خودرا بجو
منکہ خود گم گشتہ ام او را کجا پیدا کنم
(سعدی)

ترجمہ

تم جو کہتے ہو کہ ڈھونڈ اپنے دلِ گم گشتہ کو
میں تو خود گم گشتہ ہوں اس کو کہاں پیدا کروں

☆☆☆☆☆

کاو کاو نیش مژگانت نصیب جانِ ماست
از گلستان تو مارا حاصلی جز خار نیست

ترجمہ

ہائے زخمِ تیر ہم کو تیری پلکوں کے ملے
تیرے گلشن سے ہمیں سب کانٹے ہی کانٹے ملے

☆☆☆☆☆

همه را روز جزا تابِ سوال است و جواب
نتوان با تو سخن گفت قیامت این ست

ترجمہ

محشر میں سب کو حق ہے سوال و جواب کا
تجھ سے نہ بات کرسکیں محشر یہی تو ہے

☆☆☆☆☆

ای چهرۂ زیبای تو مانندۂ ماهی
روزی ز من آخر نکنی یاد بماهی
نے گوشِ مرا هست زگفتارِ تو بهری
نے چشمِ مرا هست بدیدارِ تو راهی
(عبدالواسع جبلی)

ترجمہ

اے کہ تیرا چہرۂ زیبا تو مثل ماہ ہے
یاد کرتا تو نہیں ایک ماہ میں مجھ کو کبھی
کان میرے تیری باتیں بھی کبھی سنتے نہیں
دید کا۔ تیری نہیں امکان آنکھوں کو مری

☆☆☆☆☆

آنکہ گفتی ھیچ مشکل جز فراق یار نیست
گر امیدِ وصل باشد ھمچنان دشوار نیست
(سعدی)

ترجمہ

یہ کہا تم نے بہت مشکل فراقِ یار ہے
گر امیدِ وصل ہو تو پھر کہاں دشوار ہے؟

☆☆☆☆☆

زدودیدہ خون فشانم کہ نظرکنی ، نہ کردی
برہِ تو خاک گشتم کہ گذرکنی ، نہ کردی
(شریف تبریزی)

ترجمہ

میری آنکھیں خوں فشاں ہیں دیکھے تو، دیکھا نہیں
خاک رہ تیری بنا ہوں گذرے تو، گذرا نہیں

☆☆☆☆☆

ستمِ محبوب

سر جدا کرد از تنم شوخی کہ بامن یار بود
قصہ کوتہ کرد ورنہ دردِ سر بسیار بود
(پرتوی شیرازی)

ترجمہ

میرے تن سے کر دیا سر کو جدا اس شوخ نے
مختصر قصہ کیا ورنہ تھا دردِ سر بہت

☆☆☆☆☆

داری ہوسِ کشتنم اینک سر و خنجر
تقصیر اگر می رود از جانب ما نیست
(سلمان ساوجی)

ترجمہ

قتل کرنا مجھ کو چاہو، یہ سر و خنجر ہیں پیش
گر کمی رہ جائے کوئی، میری جانب سے نہیں

☆☆☆☆☆

ہرگہ کہ دشنام دہی آسودہ گردد جانِ من
از لہجۂ شیرینِ تو ذوقی بود دشنام را
(ہمام تبریزی)

ترجمہ

تم جو گالی مجھ کو دو، آسودہ ہو جا میری جان
تیرے شیریں لہجے سے گالی بہت پُرذوق ہو

☆☆☆☆☆

ظلم برمن کی کند این تیغ برّانِ شما
نیست جانم جانِ من، جان است جانِ جانِ شما
(مولوی شفیق احمد صدیقی ادبؔ)

ترجمہ

یہ تمہاری تیغ برّان ظلم مجھ پر کب کرے
میری جاں میری نہیں ہے، جاں تمہارے پاس ہے

☆☆☆☆☆

دل و دین بردی و صد عربدہ برپا کردی
ہیچ کافر نکند آنچہ تو با ما کردی
(ملک قمی)

ترجمہ

دل و دیں لے کے بھی سو جھگڑے کیے ہیں برپا
کوئی کافر نہ کرے تو نے جو ہم سے ہے کیا

☆☆☆☆☆

او بہلاک من خوش و من بہ بقای عمرِ او
قاعدۂ وفا نگر یار چنان و من چنین

ترجمہ

موت سے میری وہ خوش، میں زندگی سے اس کی خوش
دیکھ دستورِ وفا، ایسا وہ ہے، ایسا ہوں میں

☆☆☆☆☆

ما را ھلاک غمزۂ خونریز کردہ ای
سیفی عجب بکشتن ما تیز کردہ ای
(فضولی بغدادی)

ترجمہ

ہم کو ہلاک غمزۂ خون ریز کر دیا
خنجر بھی قتل کرنے کو یوں تیز کر دیا

☆☆☆☆☆

کز فلک یک صبحدم با من گران باشد سرش
شام بیرون می روم چون آفتاب از کشورش

ترجمہ

صبح کو اِک روز مجھ سے گر وہ ہو جائے خفا
شام کو اس روز ہی میں ملک اس کا چھوڑ دوں

☆☆☆☆☆

آوردہ اند آن ماہ را بھر عیادت برسرم
چون از طبیبان خواستم درمان دردم بارہا
(میر اشکی قمی)

ترجمہ

لایا طبیب میری عیادت کو میرا چاند
میں نے علاج درد جو چاہا طبیب سے

☆☆☆☆☆

در کوی خود بہ تیغِ جفا می کُشد مرا
جانم فدای او کہ بجا می کشد مرا
(ماہراکبرآبادی)

ترجمہ

اپنی گلی میں تیغِ جفا سے کرے ہے قتل
قرباں ہوں اس پہ قتل کرے وہ مجھے "بجا"

(''بجا'' کے حوالے سے صفحہ 142 بھی دیکھئے)

☆☆☆☆☆

زلفِ محبوب

بیار بادہ مپرس از تطاولِ زلفش
شبست کوتہ، ازیں قصۂ دراز مپرس
(اہلی شیرازی)

ترجمہ

شراب لا، نہ تو اب پوچھ اس کی زلف کے ظلم
ہے رات تھوڑی نہ اس قصۂ دراز کو چھیڑ

☆☆☆☆☆

تیرِ نظرِ محبوب

زنہار مزن تیرِ نظر بر دلِ ریشم
کان تیرِ نظر تیغ و سنان بر جگر آرد
(نعمت اللہ ولی)

ترجمہ

میرے دل پر نہ تو مار اپنا کبھی تیرِ نظر
کہ بنے تیرِ نظر تیغ مرے ہی دل پر

☆☆☆☆☆

نامۂ محبوب

نمی دانم حدیثِ نامہ چون است
ھمی بینم کہ عنوانش بخون است
(سعدی)

ترجمہ

میں نہیں ہوں جانتا کیا خط میں ہے لکھا ہوا
دیکھتا ہوں میں فقط یہ اس کا عنواں خون ہے

☆☆☆☆☆

در فراقش می نویسم نامہ ای از دست من
خامہ خون می گرید و خط خاک بر سر می کند
(سلمان ساوجی)

ترجمہ

اس کی فرقت میں یہ نامہ لکھ رہا ہوں ہاتھ سے
خون روتا ہے قلم بھی، خاک بر سر خط بھی ہے

☆☆☆☆☆

خطاب بہ محبوب

با صد هزار جلوه برون آمدی کہ من
با صد هزار دیده تماشا کنم ترا

ترجمہ

لاکھوں جلووں سے تو ظاہر ہو گیا
لاکھوں آنکھوں سے تجھے ہوں دیکھتا

☆☆☆☆☆

دلِ ما بہ غمزه بردی رخ مہ نمی نمائی
بکجات جویم ای جان ز کہ پُرسمت کجائی؟
(قاسم انوار)

ترجمہ

مرا دل لے اشاروں سے، چھپائے چاند سا چہرہ
تجھے ڈھونڈوں کہاں میں، کس سے پوچھوں تو ہے اب کس جا؟

☆☆☆☆☆

رفتی و نامِ تو ز زبانم نمی رود
و اندیشۂ تو از دل و جانم نمی رود
(سیف فرغانی)

ترجمہ

تو گیا جب سے، ہے میری زباں پر تیرا نام
یاد تیری اس مرے دل سے نہ جائے گی کبھی

☆☆☆☆☆

خطاب بہ دشمن

بدی ز من مطلب مدعی کہ در دلِ من
بجز تصورِ روی نکو نمی گنجد
(فیضی فیاضی)

ترجمہ

برائی مدعی مجھ سے کبھی بھی تو طلب مت کر
تصور اچھے چہرے کا سمائے بس مرے دل میں

☆☆☆☆☆

رقیب

من با رقیب خوی گرفتم بہ بوی تو
بنگر کہ آرزوی تو بہ قلم چہ غایت است
(فیضی ترپتی)

ترجمہ

تیری الفت میں رقیبوں سے بنا کر رکھی ہے
دیکھ لے تیری محبت میرے دل میں کتنی ہے

☆☆☆☆☆

اہلِ وفا

بآن گروہ کہ از ساغرِ وفا مستند
زما سلام رسانید! ہر کجا ہستند

ترجمہ

وفا کے جام سے جو مست ہیں انہیں سب کو
جہاں کہیں ہوں ہمارا سلام پہنچا دو!

☆☆☆☆☆

اہلِ کمال

اہلِ کمال را لبِ اظہار خامشی است
منت پذیرِ ماہِ تمام از ھلال نیست
(صائب تبریزی)

ترجمہ

ہے باکمال کا لبِ اظہار خامشی
شکرِ ہلال کرتا نہیں چودھویں کا چاند

☆☆☆☆☆

خیر مقدم

خوش آمدی ز کجا میرسی؟ بیا بنشین
بیا کہ می کنمت ھر دو دیدہ جا بنشین
(سلمان ساوجی)

ترجمہ

خیر مقدم میں کہوں تم کو، کہاں سے آئے ہو؟
آؤ بیٹھو بلکہ آنکھوں پر بٹھاؤں میں تمہیں

☆☆☆☆☆

ای چہرۂ تو چراغ عالم
با دیدنِ تو کجا بود غم
(سنائی)

ترجمہ

تیرا چہرہ چراغ عالم ہے
تجھے دیکھا تو اب کہاں غم ہے؟

☆☆☆☆☆

تحفہ

ترا چہ تحفہ فرستم کہ دلپذیر شود
مگر ہمی دلِ مسکین چون ناگزیر شود
(ایران شاہ بن ابی الخیر)

ترجمہ

تجھ کو کیا تحفہ بھیجوں کہ ہو دلپذیر
میں اسی دل کو بھیجوں جو ہے ناگزیر

☆☆☆☆☆

قطرہ بسوی چشمۂ حیوان نمی برم
پای ملخ بہ پیشِ سلیمان نمی برم

ترجمہ

میں قطرے کو بسوے چشمۂ حیواں نہ لے جاؤں
کبھی پائے ملخ پیش سلیماں میں نہ لے جاؤں

☆☆☆☆☆

دنیا

جہان را نیست کاری جز دو رنگی
گہی رومی نماید گاہ زنگی
کہ از بیدادِ این، آن را دھد داد
کہ از تیمارِ آن، این را کند شاد
(نظامی گنجوی)

ترجمہ

جہاں کا کام ہے کارِ دو رنگی
کبھی رومی، کبھی لگتا ہے زنگی
کہ اِس کے ظلم سے دے داد اُس کو
کرے پرسش سے اِس کی، شاد اُس کو

☆☆☆☆☆

چہ خوش گفتا لہاووری بطوسی
کہ مرگِ خر بود سگ را عروسی
(نظامی گنجوی)

ترجمہ

کہی کیا خوبصورت بات لاہوری نے طوسی سے
گدھے کی موت کتے کیلئے شادی ہی بن جائے

☆☆☆☆☆

سودِ دنیا و دین اگر خواهی
مایۂ هر دوشان نکو کاری است
راحتِ بندگانِ حق جُستن
عین تقویٰ و زهد و دینداری است
گر درِ خلد را کلیدی هست
بیش بخشیدن و کم آزاری است
(ابن یمین فریومدی)

ترجمہ

سودِ دنیا و دین اگر چاہو
ان کا سرمایہ ہے نکوکاری
حق کے بندوں کی ڈھونڈنا راحت
زہد و تقویٰ ہے اور دینداری
چابی جنت کے در کی کوئی ہے اگر
ہے بہت بخشنا ، کم آزاری

☆☆☆☆☆

جهان جز سرای مکافات نیست
بیک خنده صد سال باید گریست
(سالک قزوینی)

ترجمہ

یہ جہاں تو سرائے مکافات ہے
اک ہنسی پر بھی سو سال رونا پڑے

☆☆☆☆☆

نکوی گر رود زین بحر نیکو تر شود پیدا
چو گیرد قطرہ ای راہ عدم گوھر شود پیدا
(ناصر علی سرھندی)

ترجمہ

جہاں سے جائے نیک انساں تو نیکوتر ہی پیدا ہو
مٹے قطرہ جو پانی کا تو پھر گوہر ہی پیدا ہو

☆☆☆☆☆

اعتمادی نیست بر دورِ جہان
بلکہ بر گردونِ گردان نیز ھم
(حافظ)

ترجمہ

بالکل نہیں ہے گردشِ دوراں پہ اعتماد
گردش پہ آسماں کی بھی کیجو نہ اعتبار

☆☆☆☆☆

جھانا ھمانا فسوس و بازی
کہ برکس نپائی و باکس نسازی
(ابوطیب مصعبی)

ترجمہ

ہے دنیا حقیقت میں افسوس و بازی
نہ یہ با وفا ہے، نہ ساتھی کسی کی

☆☆☆☆☆

تا فصلی از حقیقتِ اشیا نوشتہ ایم
آفاق را مرادفِ عنقا نوشتہ ایم
(غالب)

ترجمہ

ہم نے لکھا حقیقتِ اشیاء کا باب جب
آفاق کو مرادفِ عنقا ہی لکھ دیا

☆☆☆☆☆

وضعِ زمانہ قابلِ دیدن دوبارہ نیست
رو پس نکرد ھر کہ ازین خاکدان گذشت
(ابوطالب کلیم)

ترجمہ

صورتِ دنیا دوبارہ دید کے قابل نہیں
اس جہان سے جو گیا ہے اس نے منہ پھیرا نہیں

☆☆☆☆☆

حکومت

نبود مہتری بروز و بشب
بادۂ خوشگوار نوشیدن
یا طعام لذیذ را خوردن
یا لباس لطیف پوشیدن
من بگویم کہ مہتری چہ بود
گر بخواہی ز من نیوشیدن
غمگنانرا ز غم رہانیدن
در رعایاتِ خلق کوشیدن
(ابن یمین فریومدی)

ترجمہ

مہتری یہ نہیں کہ روز شب
بادۂ خوشگوار کا پینا
یا طعامِ لذیذ کا کھانا
یا لباسِ لطیف پہ جینا
میں بتاتا ہوں مہتری کیا ہے
گر تو چاہے کہ تو سُنے مجھ سے
دینا غم سے رہائی سب کو ہی
خدمتِ خلق میں ہے کوشش بھی

☆☆☆☆☆

مکن هرگز ستم بر زیر دستان
که ایشان چون تو حق را بندگانند
حیات دائم از داد و دهش جو
که نوشروان و حاتم زندگانند
(ابن یمین فریومدی)

ترجمہ

ستم تم زیردستوں پر نہ کرنا
کہ حق کے بندے ہیں تجھ جیسے وہ بھی
سخاوت کر دے دایم زندگی کو
ہیں نوشروان و حاتم زندہ اب بھی

☆☆☆☆☆

هست شرط پادشاهی چار چیز
حکمت و عفت، شجاعت، جود نیز
(عبدالرحمٰن جامی)

ترجمہ

ہیں شرط پادشاہی چار اوصاف
شجاعت ، عفت و حکمت ، سخاوت

☆☆☆☆☆

چنان دین و شاهی بیک دیگر اند
تو گویی که در زیر یک چادر اند
نه بی تختِ شاهی بود دین بجا
نه بیدین بود شهریاری بجا
(فردوسی)

ترجمہ

جہاں میں ہیں دین و حکومت بہم
حقیقت میں دونوں میں ہے فرق کم
حکومت نہ ہو دین داری نہ ہو
حکومت بھی بے دین اچھی نہ ہو

☆☆☆☆☆

پادشاهی گذشت خوب نژاد
پادشاهی نشست فرخ زاد
زان گذشته زمانیان غمگین
زین نشسته جهانیان دلشاد
(ابوالعباس ربنجنی)

ترجمہ

بادشاہِ جہاں اس جہاں سے گیا
تختِ شاہی پہ بیٹھا نیا بادشا
شاہ کے مرنے سے دل گرفتہ ہیں سب
شاہ کے آنے سے سب کا دل خوش ہوا

☆☆☆☆☆

ستایشِ حاکم

عید فرخ ، باد برشاہ جہان
جاودانہ شادمان و کامران
نعمتش پیوستہ و عمرش دراز
دولتش پایندہ و بختش جوان
(فرخی سیستانی)

ترجمہ

ہو مبارک عید حاکم کے لیے
وہ صدا ہو شادمان و کامران
نعمت و عمرِ دراز اُس کو ملے
اُس کو رب دے دولت و بختِ جوان

☆☆☆☆☆

عدل

رسمِ ستم نیست جہان یافتن
ملک با انصاف توان یافتن
(نظامی گنجوی)

ترجمہ

ستم سے نہیں ملتی دنیا کبھی
جہاں میں حکومت دے انصاف ہی
☆☆☆☆☆

چیست عدل آنکہ بگذری ز فضول
نگنی از طریق شرع عدول
طمع و عدل آتش و آبند
ہر دو یکجا قرار کی یابند
(عبدالرحمٰن جامی)

ترجمہ

کہتے ہیں عدل اُس کو کہ چھوڑو جو ہے فضول
ہرگز کبھی بھی تم نہ کرو شرع سے فرار
دنیا میں حرص و عدل ہیں پانی بھی، آگ بھی
دونوں کبھی بھی اک جگہ لیتے نہیں قرار

☆☆☆☆☆

کہ ہر کس کہ تخم جفا را بکشت
نہ خوش روز بیند نہ خرّم بہشت
(فردوسی)

ترجمہ

زمانے میں تخمِ جفا جس نے بویا
وہ بد بخت ہے اُس نے جنت کو کھویا

☆☆☆☆☆

قلندر

پشت بر صومعہ کرد و بسوی میکدہ روی
خرقہ پارہ بکرد و ھمہ توبہ بشکست
با حریفان قلندر بخرابات شدیم
زھد برھم زدہ و کاسہ بکف، کوزہ بدست
(ظہیر فاریابی)

ترجمہ

دیر سے موڑ کے منہ وہ سوئے میخانہ گیا
پھاڑ کر خرقہ کو توبہ کو بھی اس نے توڑا
ساتھ ہم ایک قلندر کے خرابات گئے
کاسۂ و کوزہ لیا، زُہد کو ہم نے چھوڑا

☆☆☆☆☆

رندان و رندی

ترک سر کردن بمیدان شیوۂ رندان بود
مشکل است این کار اما پیشِ مرد آسان بود
(بہادر خان)

ترجمہ

سر کٹانا جنگ میں انداز رنداں ہے بہت
کام یہ مشکل ہے، پیشِ مرد آساں ہے بہت

☆☆☆☆☆

نو روز و نو بہار و می و دلبری خوش است
بابر بہ عیش کوش کہ عالم دوبارہ نیست
(بابر بادشاہ ھند)

ترجمہ

نوروز و نوبہار، می و دلبری ہیں خوب
بابر تو عیش کر! نہیں دوبارہ زندگی

☆☆☆☆☆

شب است ماھمہ جویای می، ایاغ کجاست؟
چہ تیرگی ست در این انجمن، چراغ کجاست؟
(فغانی شیرازی)

ترجمہ

ہے رات، ہم کو ہے مے کی تلاش، ایاغ کہاں؟
بہت اندھیرا ہے اس بزم میں، چراغ کہاں؟

☆☆☆☆☆

ساقی ھمان بہ کامشی در گردش آری جام را
وز عکسِ می روشن کنی چون صبحِ صادق شام را
می دہ پیاپی تا شوم ز احوالِ عالم بی خبر
چون نیست پیدا حاصلی این گردشِ ایام را
(ہمام تبریزی)

ترجمہ

خوب ہوا مشب اے ساقی! دے تو گردش جام کو
عکسِ مے سے تو بنا دے صبحِ صادق شام کو
دے مجھے مے تاکہ ہوں حالِ جہاں سے بے خبر
سمجھیں ہم بے کار ہی اس گردشِ ایام کو

☆☆☆☆☆

حسنِ زبان

رسولِ خیر و بریدِ ثواب و وفدِ صلاح
سفیرِ عفو و بشیرِ نجات و پیکِ فلاح
(عبدالواسع جبلی)

ترجمہ

خیر و صلاح و نیکی کا پیغام ہے زبان
عفوونجات و صلح کی قاصد بھی ہے زبان
☆☆☆☆☆

المنۃ للہ کہ سپہدار خراسان
خرم دل و خندان لب و خوش طبع وتن آسان
(عبدالواسع جبلی)

ترجمہ

احساں ہے خدا کا کہ سپہدار خراسان
خوش فکر بھی، خوش ذوق بھی، خوش دل ہے وہ انسان
☆☆☆☆☆

گفتگو

(مناظرۂ خسرو با فرہاد)

نخستین بار گفتش کز کجائی
بگفت از دارِ ملکِ آشنائی
بگفت آنجا بہ صنعت در چہ کوشند
بگفت اندہ خرند و جان فروشند
بگفتا جان فروشی در ادب نیست
بگفت از عشقبازان این عجب نیست
بگفتا عشقِ شیرین بر تو چونست
بگفت از جانِ شیرینم فزون است

(نظامی گنجوی)

ترجمہ

(خسرو (شاہِ ایران) کا مناظرہ فرہاد سے)

اس نے پوچھا کہ کس جا سے آئے ہو تم؟
بولا وہ دوستی کا نگر ہے جہاں
اس نے پوچھا وہاں لوگ کرتے ہیں کیا؟
بولا وہ غم خریدیں ہیں بیچیں ہے جاں
بولا وہ جاں فروشی ادب ہی نہیں
بولا وہ عشق میں یہ عجب بھی نہیں
پوچھا کیسا لگے عشقِ شیریں تجھے؟
بولا وہ جانِ شیریں سے بڑھ کر لگے

☆☆☆☆☆

گفتا کہ از کجائی بیگانہ می نمائی
لیکن ز تو بیاید خوشبوی آشنائی
گفتم زشہرِ عشق است این کشتۂ نگاھت
شاید کہ بر مسافر چشمِ کرم نمائی

ترجمہ

بولا کہاں سے آئے؟ تم اجنبی ہو لگتے
آئے ہے تم سے لیکن خوشبوئے آشنائی
میں بولا شہرِ اُلفت میرا وطن ہے پیارا
رکھتا ہے یہ مسافر اُمید بس کرم کی

☆☆☆☆☆

ھر جا کہ می روی ز دلِ ما نمی روی
نظر بہ قمِ دل نشستہ ای

ترجمہ

ہر جگہ جاؤ، مگر دل سے کبھی جاؤ نہ تم
آنکھ کے مشہد سے دل کے قم میں اب بیٹھے ہو تم

☆☆☆☆☆

سخن

سُخن ماند اندر جہاں یادگار
سُخن بہتر از گوہرِ شاہوار
(فردوسی)

ترجمہ

جہاں میں یادگار اعلیٰ سخن ہے
جو گوہر سے بہتر ہے اچھا سُخن ہے

☆☆☆☆☆

نقدِسخن

نظمِ روان و آبِ روان سینہ را بہ است
شعرِ روان ز جان و روان گداختہ است
نادان چہ داند آنکہ سخندان بگاہ نظم
جان راگداختہ است واز آن شعرساختہ است
(ادیب صابر ترمذی)

ترجمہ

خوب ہیں نظمِ رواں، آبِ رواں دل کیلئے
روح و جاں پگھلیں تو بن جاتے ہیں اک شعرِ رواں
بے خبراس سے ہے نادان شاعری کرنے کے وقت
شعر کو کہتا ہے شاعر اپنی پگھلا کر کے جاں

☆☆☆☆☆

فضیلتِ سخن

جنبشِ اول کہ قلم برگرفت
حرفِ نخستین ز سخن درگرفت
(نظامی گنجوی)

ترجمہ

کام پہلا جو قلم نے تھا کیا
حرفِ اول بات کا اس نے لکھا

☆☆☆☆☆

وعظ و نصیحت

اگر ایمانت ھست تقویٰ نہ
خاتمِ ملکِ بی سلیمان است
برہ بریان کنی ز مالِ یتیم
آن برہ نیست خوکِ بریانست
کار دنیات گر فراہم شد
کار میقات بس پریشان است
(ادیب صابر ترمذی)

ترجمہ

اگر ساتھ تقوے کے ایماں نہیں
انگوٹھی ہے لیکن سلیماں نہیں
یتیموں کی دولت سے کرتے ہو عیش
نہیں عیش یہ بلکہ ہے یہ عذاب
اگر تجھ کو دنیا کی دولت ملی
تری آخرت تو ہوئی ہے خراب

☆☆☆☆☆

با پیروزی خود قوی دل مباش!
ز ترسِ خدا ہیچ غافل مباش!
(نظامی گنجوی)

ترجمہ

ظفر پا کے تم مت قوی دل بنو!
نہ خوفِ خدا سے بھی غافل رہو!

☆☆☆☆☆

شعروشاعری

من کہ ازحکمِ ازل درملکِ معنی داورم
تا ابد برصدرِ دیوانِ سخن سر دفترم
منعمِ بے مالم و کوسِ ریاست می زنم
طائرِ بے بالم و در اوجِ وحدت می پرم

ترجمہ

حکمِ حق سے بادشاہِ ملکِ معنی میں بنا
میں ابد تک صدرِ دیوانِ سخن بھی بن گیا
منعمِ بے مال ہوں، دعویٰ ریاست کا کروں
طائرِ بے پر ہوں وحدت کی بلندی پر اڑوں

☆☆☆☆☆

من آن لحظہ رنجم ز اشعار خویش
کہ تحسین آن نا شناسی کند
(ابن یمین فریومدی)

ترجمہ

میں پُر غم ہوں تب اپنے اشعار سے
کہ جب اُن کی تعریف جاہل کرے

☆☆☆☆☆

شیرین تر از حکایتِ ما نیست قصہ ای
تاریخ روزگار سراپا نوشتہ ایم
(نظیری نیشاپوری)

ترجمہ

نہیں کوئی تحریر اس سے ہے شیریں
لکھی ہم نے تاریخِ دوراں مکمل

☆☆☆☆☆

شعر گفتن بہ ز دُر سفتن بود
لیک فہمیدن بہ از گفتن بود
(سعدی)

ترجمہ

شعر کہنا اصل میں موتی پرونے سے ہے خوب
شعر کے معنی سمجھنا شعر کہنے سے ہے خوب

☆☆☆☆☆

حسد چہ می بری ای ست نظم بر حافظ
قبولِ خاطر و لطفِ سخن خداداد است
(حافظ)

ترجمہ

اے ست نظم حسد کیوں کرے تو حافظ پر
قبولِ خاطر و لطف سخن ہے رب کی عطا

☆☆☆☆☆

شاعر

مرد میدان سخن دانی منم در شرق و غرب
دین جماعت دایم از تیغ زبانم در بلاست
(ابن نصرت برندق خجندی)

ترجمہ

سارے عالم میں بنا ہوں مردِ میدانِ سخن
ہے مصیبت میں مری تیغ زبان سے یہ گروہ

☆☆☆☆☆

طنز و مزاح

ساغری می گفت دزدان معانی بردہ اند
ھر کجا در شعر من معنای رنگین دیدہ اند
دیدم اکثر شعر ہایش را، یکی معنی نداشت
راست می گفت آنکہ معنی ہاش را دزدیدہ اند

(جامی)

(جامی نے ایک شاعر ساغری کے بارے میں یہ اشعار کہے تھے)

ترجمہ

کہتا تھا ساغری یہ شعروں کے میرے معنی
جس جا بھی تھے وہ رنگیں چوروں نے ہیں چرائے
میں نے بھی یہ ہے دیکھا اکثر ہیں شعر اُس کے
معنی نہیں جو رکھتے، شاعر نے سچ کہا ہے

☆☆☆☆☆

حرف "بجا" زکس نشنیدم ز اھلِ ھند
غیر اوکسی کہ گفت بطرب "بجا بجا"
(مرزا محمد شیرازی) («بجا» کے حوالے سے صفحہ ۱۱۰ بھی دیکھیں)

(بجا کے معنی تین ہیں: (۱) بجانا سے ہے، (۲) بجا کے معنی ٹھیک کے ہیں، (۳) بجا کے معنی فارسی میں جگہ پر، فارسی میں جا کے معنی جگہ کے ہیں اور ب کے معنی "پر" کے ہیں۔ یعنی جگہ پر)

ترجمہ

حرف "بجا" نہیں ہے سنا اہل ھند سے
مطرب سے ہندی لوگ کہے ہیں "بجا بجا"

☆☆☆☆☆

مصیبتی است ملاقاتِ مردمِ عالم
بہ بین کہ دست زدنها بسر سلام شد است

ترجمہ

ہے ملنا مردمِ عالم سے دنیا میں مصیبت ہی
سلام ان کو ہے کرنا ہاتھ سر پر مارنا ٹھہرا

☆☆☆☆☆

بردرِ باغِ وصالش هاتفی آواز داد
هٰذہٖ جنّٰتِ عدنٍ فادخلوها خالدین

ترجمہ

اُس کے باغِ وصل کے در پر یہ ہاتف نے کہا
ہے یہی خلد بریں اس میں ہمیشہ تم رہو!

☆☆☆☆☆

گر بخوانی ور برانی بندہ ام تا زندہ ام
واجب" لی امتثال الامر ما ذا تأمرین
(جلال طبیب)

ترجمہ

تم بلاؤ مجھ کو، گر در سے نکالو! میں تمہارا ہوں غلام
حکم تم دو جو بھی میرا فرض ہے اس پر عمل

☆☆☆☆☆

بہانہ

گر انجیر خور مرغ بودی فراخ
نبودی یک انجیر بر ہیچ شاخ
(نظامی گنجوی)

ترجمہ

بہت ہوتے طائر جو انجیر خوار
نہ ہوتی کوئی شاخ انجیر دار

☆☆☆☆☆

ہر کسی در بہانہ تیز ہش است
کس نگوید کہ دوغ من ترش است
(نظامی گنجوی)

ترجمہ

بہانہ تراشی میں ہیں سب ہی یکتا
دہی اپنی کھٹی نہیں کوئی کہتا

☆☆☆☆☆

سفر

قدرِ مردم سفر پدید کند
خانۂ خویش مرد را بند است
تا بسنگ اندرون بود گوھر
کس چہ داند کہ قیمتش چند است
(ادیب صابر ترمذی)

ترجمہ

قدر انسان سفر سے ظاہر ہو
جیل ہے گھر تو آدمی کے لئے
جب تلک سنگ میں گہر ہو نہاں
اس کی قیمت کوئی نہیں جانے

☆☆☆☆☆

سفر نیک است بھر آنکہ ھر روز
چہ خوش باشد بنو جائ رسیدن
مشرف گشتن از دیدارِ اصحاب
رُخِ صاحب دلان ھر جای دیدن
ولی تلخ است آن شربت کہ ھر روز
ز دست دیگری باید چشیدن .
(ابن یمین فریومدی)

ترجمہ

سفر اچھا ہے مقصد یہ ہو ہر روز
نئی جا پر بہت اچھا ہے جانا
نئے اصحاب سے ملنا ہے اچھا
بہت اچھا ہے اہلِ دل سے ملنا
ہے لیکن تلخ وہ شربت کہ ہر روز
جو غیروں ہی کے ہاتھوں سے ہو پینا

☆☆☆☆☆

شکایت زمانہ

منسوخ شد مروت و معدوم شد وفا
وز ہر دو نام ماند چو سیمرغ و کیمیا
شد راستی خیانت و شد زیرکی سفہ
شد دوستی عداوت و شد مردمی جفا
(عبدالواسع جبلی)

ترجمہ

منسوخ ہے مروت و معدوم ہے وفا
باقی ہیں دونوں جیسے ہیں سیمرغ و کیمیا
خائن ہے سچا آدمی، عاقل ہے بیوقوف
ہے دوستی ہی دشمنی، ہے مردمی جفا

☆☆☆☆☆

دل مردہ از آنم کہ مسیحا نفسی نیست
فریادم ازآنست کہ فریادرسی نیست
(اصلی شیرازی)

ترجمہ

میں مردہ دل ہوں کوئی مسیحا نفس نہیں
فریاد میں کروں کوئی فریاد رس نہیں

☆☆☆☆☆

در سینۂ ما شکوۂ نا گفتہ بسی ھست
آن روز بگوئیم کہ فریاد رسی ھست
(پرتو نوبتی کرمانشاہی)

ترجمہ

ہمارا دل بہت سے شکوۂ ناگفتہ رکھتا ہے
ہم اُس دن ہی کہیں گے جب ملے فریادرس ہم کو

☆☆☆☆☆

مجلس جو برشکست تماشا بہ ما رسید
در بزم چون نماند کسی جا بما رسید
(نظیری)

ترجمہ

ہم تلک پہنچا تماشا، ختم جب مجلس ہوئی
بزم جب خالی ہوئی اس میں جگہ ہم کو ملی

☆☆☆☆☆

گردشِ روزگار

با ما بگردشی چہ کند روزگارہا؟
مادیدہ ایم گردشِ چشمِ تو بارہا
(فائض ابھری)

ترجمہ

ساتھ اپنے کیا کریں یہ زمانے کی گردشیں؟
سو بار ہم نے دیکھی تری گردشِ نظر

☆☆☆☆☆

نقد بر زمانہ

شرح جوری کہ من از دورِ قمر می بینم
باکہ گویم کہ جہان زیر و زبر می بینم
اسپ تازی شدہ مجروح بزیرِ پالان
طوقِ زرین ھمہ در گردنِ خر می بینم
(ابن یمین فریومدی)

ترجمہ

کروں شرحِ ستم دورِ قمر ہی سے جو میں دیکھوں
میں کس سے یہ کہوں سارا جہان زیر و زبر دیکھوں
ہوا ہے زیرِ پالان اسپ تازی چور زخموں سے
سنہری طوق کو پہنے ہوئے میں سب ہی خر دیکھوں

☆☆☆☆☆

رنگ زمانہ

مبارک منزلی کان خانہ را ماھی چنین باشد
ھمایوں کشوری کان عرصہ را شاھی چنین باشد
ز رنج و راحتِ گیتی مرنجان دل، مشوخرم
کہ آئینِ جہان، گاھی چنان، گاھی چنین باشد
(امیر شاہی سبزواری)

(جب ہمایوں بادشاہِ ہند ایران گیا تھا تو خراسان کے گویے نے یہ غزل گائی تھی)

ترجمہ

مبارک گھر وہی ہے جس میں ایسا چاند ہے اترا
مبارک ملک وہ ہے جس میں ایسا حکمران آیا
جہاں کے رنج و راحت سے نہ رنجیدہ نہ شاداں ہو
کہ آئینِ جہاں ہوگا کبھی ویسا، کبھی ایسا

☆☆☆☆☆

زمانہ شناسی

ہر کہ نا مخت از گذشتِ روزگار
ھیچ ناموزد ز ھیچ آموزگار
(رودکی)

ترجمہ

جس نے سیکھا نہیں زمانے سے
کسی استاد سے نہ سیکھے کبھی

☆☆☆☆☆

همتِ بلند

همت بلند دار کہ مردانِ روزگار
از همتِ بلند بجای رسیدہ اند
(سعدی)

ترجمہ

ہمت بلند رکھ کہ مردانِ روزگار
پاتے ہیں کچھ مقام تو عزم بلند سے
☆☆☆☆☆

دور دستان را باحسان یاد کردن همت است
ورنہ هر نخلی بہ پای خود ثمر می افگند
(صائب تبریزی)

ترجمہ

غیروں کو احساں سے کرنا یاد نیکی ہے بہت
ورنہ پھینکے ہر شجر پاؤں پہ اپنے اپنا پھل
☆☆☆☆☆

کاشتکاری

مرا از هرچہ در عالم ہنر است
مر او را از ندامت می شارد
طریق دھقنت آمد گزیدہ
کہ دھقان ندرود جز آنکہ کارد
(ابن یمین فریومدی)

ترجمہ

ہے جہاں میں جو ہنر میرے لیے
شرم کا باعث ہے وہ اُس کیلئے
برگزیدہ کام ہے دھقان کا
وہ جو بوتا ہے اسے ہے کاٹتا

☆☆☆☆☆

گر ترا گنجِ سیم و زر باید
من بگویم کہ چیست تدبیرش
دھقنت پیشہ گیر و قانع باش
تا ببینی کہ چیست تاثیرش
(ابن یمین فریومدی)

ترجمہ

اگر تجھ کو ہے سیم و زر کی خواہش
میں اُن کو پانے کی بتلاؤں تدبیر
تو قانع بن کے کر لے کاشتکاری
تو دیکھے تا کہ کیا ہے اُس کی تاثیر

☆☆☆☆☆

تقدیر و تدبیر

اگر سپھر نگردد ز حالِ خود تو بگرد
اگر زمانہ نسازد تو با زمانہ بساز
(مسعود سعد سلمان لاہوری)

ترجمہ

اگر یہ سپھر نہ بدلے تو اپنا حال بدل
زمانہ ہو نہ موافق زمانہ ساز تو بن

☆☆☆☆☆

علاجِ واقعۂ پیش از وقوع باید کرد
دریغ سود ندارد چو رفت کار از دست
(سعدی)

ترجمہ

حادثہ ہونے سے پہلے فرض ہے اس کا علاج
ہاتھ سے نکلا جو کام افسوس اس پر ہے فضول

☆☆☆☆☆

رشتہ ای در گردنم افگندہ دوست
می برد ھر جا کہ خاطر خواہ اوست
(سعدی)

ترجمہ

ڈالی ہے میرے گلے میں ایک رسّی دوست نے
جس جگہ دل اس کا چاہے مجھ کو لے جاتا ہے وہ

☆☆☆☆☆

نخستین بادہ کاندر جام کردند
ز چشمِ مستِ ساقی وام کردند
(عراقی)

ترجمہ

ڈالی گئی شراب جو ساغر میں پہلی بار
ساقی کی مست آنکھ سے لے لی تھی وہ ادھار

☆☆☆☆☆

کس ندانست کہ منزل گہ مقصود کجا ست؟
این قدر است کہ بانگ جرس می آید
(حافظ)

ترجمہ

منزل مقصود کو کوئی نہیں ہے جانتا
ہے خبر اتنی کہ بس بانگِ جرس سنتے ہیں ہم

☆☆☆☆☆

رضا بدادہ بدہ و ز جبین گرہ بکشای
کہ برمن و تو در اختیار نکشاد است
(حافظ)

ترجمہ

جو ملا تم کو ہے اس پر خوش رہو، راضی رہو
میں نے اور تم نے نہیں پایا ہے کوئی اختیار

☆☆☆☆☆

فرقہ پرستی

جنگ ھفتاد و دو ملت ھمہ را عذر بنہ
چون ندیدند حقیقت رہِ افسانہ زدند
(حافظ)

ترجمہ

جنگ جو فرقوں کی ہے سب کو ہی تو معذور جان
جب حقیقت کو نہ دیکھا، چن لیا افسانے کو

☆☆☆☆☆

تاریخ

فسانہ گشت و کھن شد حدیث اسکندر
سخن نو آر کہ نو را حلاوتی است دگر
فسانۂ کھن و کارنامۂ بدروغ
بکار ناید و رو در دروغ رنج مبر
(فرخی سیستانی)

ترجمہ

سکندر کا قصہ پرانا ہوا ہے
کہو وہ جو شیریں ہے، قصہ نیا ہے
پرانے فسانے ہوں یا جھوٹے قصے
نہیں کام کے یہ سبھی قصے جھوٹے

☆☆☆☆☆

اعتراف

آتش بہ دوستِ خویش و خرمنِ خویش
من خود زدہ ام چہ نالم از دشمنِ خویش؟
کس دشمنِ من نیست منم دشمنِ خویش
ای وای من و دستِ من و دامنِ خویش

ترجمہ

اپنے خرمن کو بھی، اپنے دوست کو بھی میں نے خود
آگ دکھلائی ہے پھر دشمن سے شکوہ کیوں کروں؟
کوئی بھی دشمن نہیں میں خود ہی دشمن اپنا ہوں
ذات پر اپنی ہی میں بے انتہا افسردہ ہوں

☆☆☆☆☆

سوال و جواب

گفتم ترا همی نتوان دید ماه ماه
گفتا کہ ماه را نتوان دید هر زمان
گفتم نشان تو ز کہ پرسم نشان بده
گفت آفتاب را بتوان یافت بی نشان
(فرخی سیستانی)

ترجمہ

میں نے کہا کہ تجھ کو نہ ہر روز دیکھیں ہم
اس نے کہا کہ چاند کو دیکھو نہ ہر زمان
میں نے کہا کہ کس سے میں پوچھوں ترا نشاں
بولا کہ آفتاب کو پاتے ہیں بے نشان

☆☆☆☆☆

گفتم گل است یا سمن است آن رخ و ذقن؟
گفتا یکی شگفتہ گل است و یکی سمن
گفتم تنِ من و دلِ من چیست مرترا؟
گفتا یکی میان من است و یکی دھن
(فرخی سیستانی)

ترجمہ

پوچھا کہ گل ہے یا ہے سمن وہ رخ و زقن؟
بولا شگفتہ پھول ہے اک اور اک سمن
میں نے کہا ''ہیں کیا تجھے میرے دل و بدن''؟
بولا وہ اک کمر ہے مری، ایک ہے دہن

☆☆☆☆☆

کتاب

گنجِ معنی است این کہ پاشیدم
نہ کتابی کہ بر تراشیدم
(اوحدی مراغی)

ترجمہ

معانی کا خزانہ میں نے کاغذ پر بکھیرا ہے
کتاب ایسی نہیں ہے یہ جسے میں نے تراشا ہے

☆☆☆☆☆

مرا یاری است چون تنہا نشینم
سخن گوئی، امینی، رازداری
(ایران شاہ بن ابی الخیر)

ترجمہ

ہوں تنہا، کتاب اپنی بنتی ہے یار
وہ شاعر، امیں ہے، وہی راز دار

☆☆☆☆☆

دانش

کسی کو ز دانش توانگر بود
ز گفتار و کردار بہتر بود
(فردوسی)

ترجمہ

جو دانش کی، حکمت کی دولت رکھے
وہ گفتار و کردار میں خوب ہے

☆☆☆☆☆

محنت وکوشش

نابردہ رنج گنج میسر نمی شود
مزد آن گرفت جانِ برادر کہ کار کرد
(سعدی)

ترجمہ

محنت کیے بغیر خزانہ نہیں ملے
اجرت اسے جہاں میں ملے کام جو کرے

☆☆☆☆☆

برنج اندر است ای خرد مند گنج
نیابد کسی گنج نا بردہ رنج
(فردوسی)

ترجمہ

جہاں میں ملے تم کو محنت سے دولت
وہ پائے نہ دولت کرے جو نہ محنت

☆☆☆☆☆

بزرگی سراسر بگفتار نیست
دوصد گفتہ چون نیم کردار نیست
(فردوسی)

ترجمہ

بڑائی تو باتوں سے ملتی نہیں
دو صد قول آدھا عمل بھی نہیں

☆☆☆☆☆

بہ کوشش بجوئیم خرّم بہشت
خنک آنکہ جز تخمِ نیکی نکشت
(فردوسی)

ترجمہ

ملے کوششوں سے بہشتِ بریں بھی
وہ ہے خوب انساں جو کرتا ہے نیکی

☆☆☆☆☆

فریدونِ فرّخ فرشتہ نبود
زمشک و ز عنبر سرشتہ نبود
بداد و دھش یافت آن نیکوئی
تو داد و دھش کن فریدون توئی
(فردوسی)

ترجمہ

فریدونِ فرّخ فرشتہ نہیں تھا
وہ عنبر کی خوشبو بھی رکھتا نہیں تھا
ملی اُس کو شہرت بھی داد و دھش سے
تو داد و دھش کر فریدوں تو ہی ہے

☆☆☆☆☆

منظر کشی

بخندد همی باغ چون روی دلبر
بوید همی خاک چون مشکِ اذفر
(فرخی سیستانی)

ترجمہ

ہنسے باغ بھی مثلِ رخسار دلبر
رکھے خاک اس جا کی خوشبوئے اذفر

☆☆☆☆☆

چون پرندِ نیلگون بر روی پوشد مرغزار
پرنیانِ هفت رنگ اندر سرآرد کوهسار
(فرخی سیستانی)

ترجمہ

نیلے کپڑے سے چھپائے چہرہ جس دم سبزہ زار
ہفت رنگی ریشمی کپڑے بھی پہنے کوہسار

☆☆☆☆☆

ساقی و مے خانہ

گوشۂ چشمی اگر ساقی بما دارد رواست
عمرھا در گوشۂ میخانہ خدمت کردہ ایم

ترجمہ

دیکھتا ہے گر کرم سے ہم کو ساقی ہے روا
زندگی بھر ہم نے بھی مے خانے میں خدمت ہے کی

☆☆☆☆☆

ساقی بنورِ بادہ برافروز جام ما
مطرب بگو کہ کارِ جہان شد بکامِ ما
(حافظ شیرازی)

ترجمہ

اے ساقی ڈال دے تو مرے جام میں شراب
مطرب تو گانے گا کہ ہوئے ہم ہیں کامیاب

☆☆☆☆☆

در بزم او مجالِ نشستن نیافتیم
چون نرگس ایستادہ کشیدیم جام را
(میر صیدی تہرانی)

ترجمہ

اس کی محفل میں نہ پائی بیٹھنے کی کچھ مجال
مثل نرگس ہی کھڑے ہو کر پیا ہے جام کو

☆☆☆☆☆

مست وخراب و عاشق و رندیم و بادہ نوش
آبِ حیات از لبِ ساغر گرفتہ ایم
(نعمت اللہ ولی)

ترجمہ

ہم مست وخوار و عاشق و مے نوش و رند ہیں
آبِ حیات ہم نے لبِ جام سے لیا

☆☆☆☆☆

بدہ ساقی شراب لا یزالی
بدست عاشقانِ لا اُبالی
مبادا چشمِ ما بی بادہ روشن
مبادا جانِ ما از عشق خالی
(جلال طبیب)

ترجمہ

تو دے ساقی شرابِ لایزالی!
کہ ہم ہیں عاشقانِ لا اُبالی
نہ ہوں بے بادہ روشن اپنی آنکھیں!
نہ اُلفت سے ہماری جاں ہو خالی!

☆☆☆☆☆

بہ پیرِ میکدہ گفتم کہ چیست راہِ نجات؟
بخواست جام می و گفت عیب پوشیدن
(حافظ شیرازی)

ترجمہ

پیرِ میخانہ سے جب پوچھا، ہے کیا راہِ نجات؟
جامِ مے مانگا، یوں بولا عیب پوشی ہے فقط

☆☆☆☆☆

مبوس جز لبِ ساقی و جام می حافظ
کہ دستِ زھد فروشان خطاست بوسیدن
(حافظ شیرازی)

ترجمہ

ساغر و ساقی کے لب کو چوم تو حافظ ! سدا
زاہدوں کے ہاتھ کو ہے چومنا بالکل خطا

☆☆☆☆☆

شاد زی باسیاہ چشمانِ شاد
کہ جہان نیست جز فسانۂ و باد
باد و ابرست این جہان افسوس
بادہ پیش آر، ھرچہ بادا باد
(رودکی)

ترجمہ

خوبرو کے ساتھ خوبی سے گزارو زندگی
یہ جہاں افسانہ یا ہے باد، تو سوچے اگر
یہ جہاں بادل ہے یا ہے باد، یہ افسوس ہے
لے کے آ جا تو شراب اب جو بھی ہو تو غم نہ کر!

☆☆☆☆☆

زاهد تو ز مستی مگر پستیِ ما
صرف رہ نیستی شده هستیِ ما
ما مستِ محبتیم و تو مستِ غرور
فرقست زمستیِ تو تا مستیِ ما
(فیضی ترپتی)

ترجمہ

دیکھ مستی سے نہ زاہد ! تو ہماری پستی
نیستی میں ہوئی ہے گم یہ ہماری ہستی
ہم تو ہیں مستِ محبت، تو ہوا مستِ غرور
فرق رکھے تری مستی سے ہماری مستی

☆☆☆☆☆

کسان کہ موسمِ گل توبہ از شراب کنند
بقتل خود همه پیش از اجل شتاب کنند
(نوعی خبوشانی)

ترجمہ

کریں جو موسمِ گل میں شراب سے توبہ
اجل سے پہلے ہی مرنے کی جلدی کرتے ہیں

☆☆☆☆☆

وجد و منعِ بادہ زاہد این چہ کافر نعمتی است
دشمنِ می بودن وہم رنگِ مستان زیستن
(نوعی خبوشانی)

ترجمہ

وجد کرنا ، منع کرنا مے سے زاہد ہے بُرا
دشمنِ مے ہو کے بھی جیتے ہو مستوں کی طرح

☆☆☆☆☆

ز جامِ عشقِ او مستم دگر پندم مده ساقی
نصیحت گوش کردن را دلِ بیدار می باید
(شیخ بھائی عاملی)

ترجمہ

میں مستِ عشق ہوں مجھ کو نصیحت کر نہ اے ساقی
نصیحت سُننے کو بیدار دل کی ہی ضرورت ہے

☆☆☆☆☆

در میکدہ دوش زاھدی دیدم مست
تسبیح بگردن و صراحی در دست
گفتم زچہ در میکدہ جا کردی؟ گفت
از میکدہ ھم بسوی حق راھی ھست
(شیخ بھایی آملی)

ترجمہ

میکدے میں کل جو دیکھا میں نے اک زاہد کو مست
ہاتھ میں ساغر لئے، تسبیح کو پہنے ہوئے
میں نے پوچھا میکدے میں کیوں ہے تو؟ اُس نے کہا
میکدے سے حق کی جانب بھی کھلے ہیں راستے

☆☆☆☆☆

پیالہ گیر کہ می را حلال می گویند
حدیث اگرچہ غریب است راویان ثقہ اند
(علامہ اقبال)(زبورِ عجم)

ترجمہ

پکڑ لے جام کہ مے کو حلال کہتے ہیں
حدیث اگرچہ ہے مشکوک راویاں ثقہ ہیں

☆☆☆☆☆

اگرچہ خدمتِ مجلس نشد حوالۂ ما
چراغِ میکدہ روشن شد از پیالۂ ما
(قدسی مشہدی)

ترجمہ

اگرچہ خدمتِ مجلس ہمارے پاس نہیں
ہمارے جام سے روشن چراغِ میکدہ ہے

☆☆☆☆☆

زان پیشتر کہ عالمِ فانی شود خراب
ما را ز جامِ بادۂ گلگوں خراب کن
(حافظ شیرازی)

ترجمہ

پیشتر اس سے کہ یہ دُنیائے فانی ہو خراب
ہم کو جامِ بادۂ گلگوں سے تم کر دو خراب

☆☆☆☆☆

خوشتر از فکر می و جام چہ خواھد بودن
چون خبر نیست کہ انجام چہ خواھد بودن
(حافظ شیرازی)

ترجمہ

چیز کیا ہو خوبتر فکر شراب و جام سے
جب خبر ہم کو نہیں ہے زیست کے انجام سے

☆☆☆☆☆

ای کہ می گویی چرا جامی بجانی می خری
این سخن با ساقی ما گو کہ ارزان کردہ است
(فغانی)

ترجمہ

اے کہ تو کہتا ہے کیوں جاں دے کے تو لے جام کو
بات یہ ساقی سے کر جس نے اُسے ارزاں کیا

☆☆☆☆☆

گدای میکدہ ام ، لیک وقتِ مستی بین
کہ ناز بر فلک و حکم بر ستارہ کنم
(حافظ شیرازی)

ترجمہ

گدائے میکدہ ہوں پھر بھی وقتِ مستی دیکھ
فلک پہ ناز، ستاروں پہ حکم کرتا ہوں

☆☆☆☆☆

من ترکِ عشقبازی و ساغر نمی کنم
صد بار توبہ کردم و دیگر نمی کنم
(حافظ شیرازی)

ترجمہ

میں ترکِ عشقبازی و ساغر نہیں کروں
سو بار توبہ کی ہے میں دیگر نہیں کروں

☆☆☆☆☆

از بادہ مرا فزون شود عقل و شعور
ساغر خضرِ رہِ نشاط است و سرور
می روشنیِ طبع بود سرخوش را
روغن ہم در چراغ گردد نور
(سرخوش)

ترجمہ

مجھ کو شراب سے ملے عقل وشعور بھی
پائے ہیں اس میں میں نے نشاط و سرور بھی
سرخوش کو نورِ طبع ملے ہے شراب سے
روغن چراغ ہی میں بنتا ہے نور بھی

☆☆☆☆☆

حاشا کہ من بہ موسمِ گل ترک می کنم
من لاف عقل می زنم این کار کی کنم
(حافظ)

ترجمہ

میں موسمِ بہار میں چھوڑوں شراب کیوں؟
کرتا ہوں دعویٰ عقل کا یہ کام کیوں کروں

☆☆☆☆☆

بر درِ میخانہ ای دل پاک می باید شدن
خاکِ این در شو کہ آخر خاک می باید شدن
(کاتبی نیشاپوری)

ترجمہ

میکدے میں پاک دل ہوکر ہی جانا چاہیے
خاک تو اس در کی بن جا، خاک تو آخر بنے

☆☆☆☆☆

چائے

بدہ ساقیا چای تاخیر چیست
بدہ تلخ گر شکر و شیر نیست
بہ بینی کہ چون دیگ بق بق زند
تو گوئی کہ منصور انا الحق زند
اشارہ بود در کلامِ خدا
''کلوا'' سوی نان و ''اشربوا'' سوی چای
(حمید کشمیری، پاکستان میں فارسی ادب سکھوں کا عہد)

ترجمہ

اے ساقی چائے دے تاخیر کیوں ہے؟
نہیں شیر و شکر تو تلخ دیدے
تو دیکھے دیگچی کرتی ہے بق بق
کہے تو کہتا ہے منصور اناالحق
کلامِ حق میں ان کے ہیں اشارے
''کلوا'' سے روٹی ، چائے ''اشربوا'' سے

☆☆☆☆☆

بیا ساقی از آتشِ چای ناب
بکن ساغری گرم چون آفتاب
(حمید کشمیری، پاکستان میں فارسی ادب سکھوں کا عہد)

ترجمہ

ساقی آ جا اور خالص چائے کی تو آگ سے
گرم کر دے ساغرِ مے کو بھی مثلِ آفتاب

☆☆☆☆☆

صحبتِ نیکان

صحبتِ نیکان بود مانندِ مشک
کز نسیمش مغز جان یابد اثر
ھر کہ از نا اھل می جوید وفا
از درختِ خشک می جوید ثمر
(ابن یمین فریومدی)

ترجمہ

صحبتِ نیکاں بھی ہو مانند مشک
روح پر ہو اس کی خوشبو سے اثر
جو کوئی نا اھل میں ڈھونڈے وفا
وہ درختِ خشک سے ڈھونڈے ثمر

☆☆☆☆☆

تواضع

تواضع بود با بزرگان ادب
بود با فرو مایگان مسکنت
(ابن یمین فریومدی)

ترجمہ

تواضع ہے بزرگوں سے ادب کے ساتھ پیش آنا
کمینوں سے ملو جب ساتھ ان کے مسکنت کرنا

☆☆☆☆☆

ھر کہ او را تواضعی کردی
قدری آن گر شناخت افزوں کن
(ابن یمین فریومدی)

ترجمہ

ساتھ جس کے تم تواضع سے ملو
گر کرے قدر اس کی، تم زائد کرو

☆☆☆☆☆

تعریفِ عمارت

این جایگاه خوب و بنائے بزرگوار
وین موضعِ خجستہ و بنیادِ نامدار
عالی تر از سپہر و کشادہ تر از ہواست
خرم تر از بہشت و نوآئین تر از بہار
مشہور تر از چشمۂ خورشید در بلاد
مذکور تر ز قبۂ جمشید در دیار
چون کارِ زیرکانِ جہان خوب و نادر است
چون عہدِ دوستانِ پسندیدہ استوار
(عبدالواسع جبلی)

ترجمہ

یہ ہے جگہ بھی خوب بلند و بزرگوار
برکت کا یہ مقام، عمارت ہے نامدار
گردوں سے ہے بلند، ہوا سے کشادہ تر
بہتر ہے یہ بہشت سے، ہے خوش تر از بہار
خورشید سے بھی بڑھ کے ہے مشہور شہروں میں
جھکتا ہے اس کے سامنے جمشید کا منار
دانا کے کام سا ہے یہ نادر جہان میں
مانندِ عہد دوست ہے یہ خوب و استوار

☆☆☆☆☆

خودشناسی

من کہ از حکمِ ازل در ملکِ معنی داورم
تا ابد بر صدرِ دیوانِ سخن سر دفترم
منعمِ بی مالم و کوسِ ریاست می زنم
طائرِ بی بالم و در اوجِ وحدت می پرم
برجِ فتحِ پادشاهی را مبارک کوکبم
فیضِ الهامِ الٰهی را مبارک مظہرم
در سخن خوش داستان چون عندلیبِ ناطقم
در تکلم دو زبان چون ذوالفقارِ حیدرم
(برندق خجندی)

ترجمہ

میں ازل سے داورِ ملکِ معانی گر ہوا
میں ابد تک صدرِ دیوانِ سخن دانی بنا
مُنعمِ بے مال ہوں، دعوائے شاہی میں کروں
طائرِ بے پر ہوں، وحدت کی بلندی پر اُڑوں
آسمانِ فتحِ شاہی کا مبارک چاند ہوں
فیضِ الہامِ الٰہی کا مبارک نقش ہوں
شعر کہنے میں تو گویا میں ہوں بلبل بولتی
میں تکلم میں ہوں مثلِ ذوالفقارِ حیدری

☆☆☆☆☆

کفرانِ نعمت

از کفر ھیچ چیز بتر نیست در جہان
کفرانِ نعمت است کہ بدتر ز کافری است

ترجمہ:

اس جہاں میں کفر سے بدتر نہیں ہے کوئی شے
کفر سے بدتر ہے گر، کفرانِ نعمت صرف ہے

☆☆☆☆☆

اچھا استاد

درسِ ادیب ار بود یک زمزمۂ محبتی
جمعہ بہ مکتب آورد طفلِ گریز پای را
(جامی)(یہ شعر نظیری سے بھی منسوب ہے)

ترجمہ

استاد کا ہو درس جو الفت کا زمزمہ
طفلِ گریز پا کو بھی مکتب میں لائے ہے

☆☆☆☆☆

ھلال عید

ھلالِ عید بر اوجِ فلک ھویدا شد
کلیدِ میکدہ گم گشتہ بود و پیدا شد
(جہانگیر اور نور جہاں)

ترجمہ

ہلالِ عید گردوں کی بلندی پر ہوا ظاہر
کلید میکدہ گم ہوگئی تھی ، مل گئی آخر

☆☆☆☆☆

آئینہ

حفاظ آئینہ این یک ہنر بس
کہ پیشِ کس نگوید غیبتِ کس
(نظامی گنجوی)

ترجمہ

نہیں کرتا ہے آئینہ کبھی بھی
کسی کے سامنے غیبت کسی کی

☆☆☆☆☆

عینک

نہ عینک است کہ بر دیدہ دارم از پیری
برای خطِ جوانان دو چشمِ من چار است

ترجمہ

میں پیری سے نہیں رکھتا یہ عینک اپنی آنکھوں پر
برائے دیدنِ حسنِ جواناں چار آنکھیں ہیں

☆☆☆☆☆

ھند

بہ ھند عاشقی از ما قیامتی دارد
بتانِ ھند سیاہ اند و بختِ ماست سیاہ
(ماھر اکبر آبادی)

ترجمہ

بنی ہے عاشقی بھی ایک قیامت ھند میں ہم سے
یہاں معشوق بھی کالا، ہمارا بخت بھی کالا

☆☆☆☆☆

تحریر

حصار گیری معنی است کارِ فطرتِ ما
بجز قلم نبود کوچۂ سلامتِ ما

ترجمہ

ہمارا کار فطری جمع کرنا ہے معانی کا
ہمارے واسطے کوئے سلامت ہے قلم اپنا

☆☆☆☆☆

حسب و نسب

پیش ارباب حسب ترکِ نسب باید کرد
پردۂ دیدہ و دل فرشِ ادب باید کرد

ترجمہ

گر عظیم انساں کو دیکھو تم نسب کو چھوڑ دو
دل پہ بھی، آنکھوں پہ بھی اس کو بٹھانا چاہیے

☆☆☆☆☆

توبہ

بعزمِ توبہ سحر گفتم استخارہ کنم
بہارِ توبہ شکن می رسد چہ چارہ کنم
(حافظ)

ترجمہ

برائے توبہ یہ سوچا کہ استخارہ کروں
بہارِ توبہ شکن آئی، کیا میں چارہ کروں
☆☆☆☆☆

موت

سعدیا مردِ نکو نام نمیرد ہرگز
مردہ آن است کہ نامش بہ نکوئی نبرند
(سعدی شیرازی)

ترجمہ

نیک نام انساں نہیں مرتا کبھی بھی سعدیا!
مردہ وہ ہے لوگ جس کا نام نیکی سے نہ لیں
☆☆☆☆☆

چہ تماشا ست در عدم یارب؟
هر کہ رفتہ است بر نمی گردد
(عاقل شاہجہاں آبادی)

ترجمہ

عدم میں خدایا تماشا ہے کیا؟
وہ لوٹا نہیں ہے وہاں جو گیا

☆☆☆☆☆

یاران موافق همہ از دست شدند
در دست اجل یکان یکان پست شدند
بودند تنک شراب در مجلس عمر
یک لحظہ ز ما پیشترک مست شدند

ترجمہ

سب دوستانِ ہمدم و مخلص چلے گئے
دستِ اجل میں لوگ سبھی پست ہو گئے
بزمِ شراب میں وہ بہت تنگ ظرف تھے
یک لحہ ہم سے پہلے ہی وہ مست ہو گئے

☆☆☆☆☆

افسوس کہ اھلِ خرد و ھوش شدند
از خاطرِ ھمدمان فراموش شدند
آنانکہ بصد زبان سخن می گفتند
آیا چہ شنیدند کہ خاموش شدند

ترجمہ

افسوس اہل ہوش و خرد سب چلے گئے
وہ دوستوں کے دل سے فراموش ہو گئے
جو لوگ بات کرتے تھے یک صد زبان سے
کیا سن لیا انہوں نے کہ خاموش ہو گئے

☆☆☆☆☆

یک چند پےِ گردشِ افلاک شدیم
یک چند پےِ دانش و ادراک شدیم
از آمد و رفت خود ھمی فھمیدیم
از خاک برآمدیم و در خاک شدیم

ترجمہ

تھوڑا عرصہ گردش گردوں پہ ہم کرتے تھے غور
تھوڑا عرصہ عقل و دانش کے بھی ہم پیچھے لگے
اس جہاں میں اپنے آنے جانے سے سمجھے ہیں ہم
خاک سے پیدا ہوئے تھے خاک ہی میں مل گئے

☆☆☆☆☆

رفتیم و این سراچۂ پر غم گزاشتیم
دنیا و محنتش همہ باہم گزاشتیم
(شرف جہان قزوینی)

ترجمہ

ہم تو چلے سراچۂ پُرغم کو چھوڑ کر
دردِ جہان و دیدۂ پُرنم کو چھوڑ کر

☆☆☆☆☆

دوست اور موت

آیا مصاحبانِ قدیمی کجا شدند
در ما چہ یافتند کہ از ما جدا شدند؟
(غزالی مشہدی)

ترجمہ

یارو ! مصاحبانِ قدیمی کہاں گئے
کیا ہم میں پایا تھا؟ وہ ہم سے جدا ہوئے

☆☆☆☆☆

قبرستان

بگورستان گذر کردم صباحی
شنیدم نالہ و افغان و آہی
شنیدم کلّہ ای باچاک می گفت
کہ این دنیا نمی ارزد بکاہی
(باباطاہرعریان)

ترجمہ

صبح میں جب گذرا قبرستان سے
کان میں آئی مرے آوازِ غم
ایک بھیجا کہہ رہا تھا چاک سے
قدرِ دنیا ایک تنکے سے ہے کم

☆☆☆☆☆

غم

افسوس درین زمانہ یک ہمدم نیست
واسباب نشاط در بنی آدم نیست
ہر کس کہ درین زمانہ اورا غم نیست
یا آدم نیست یا درین عالم نیست
(باباافضل کاشانی)

ترجمہ

افسوس کہ اس دور میں ملتا نہیں ہمدم
اسباب خوشی کے یہاں انساں نہیں پاتا
انسان نہیں ہے یا وہ دنیا میں نہیں ہے
جس شخص نے دنیا میں کوئی غم نہیں دیکھا

☆☆☆☆☆

بہشت

گویند بہشت است ھمہ راحتِ جاوید
جائیکہ بداغی نتپد دل چہ مقام است

ترجمہ

لوگ کہتے ہیں کہ جنت میں ہے آرام وسکون
جس جگہ دل ہی نہیں تڑپے وہ کیا ہوگا مقام

☆☆☆☆☆

بھار

آمد بھار دلکش و گلھای تر شگفت
دلھا از آن نشاط زگل بیشتر شگفت
(فانی، امیر علی شیر نوائی)

ترجمہ

دل کش بہار آئی ہے اور پھول کھل گئے
دل کو بہت خزانے مسرت کے مل گئے

☆☆☆☆☆

آمد بھار خرّم و با رنگ و بوی طیب
با صد ھزار زینت و آرائشِ عجیب
(رودکی)

ترجمہ

آئی بہار تازہ عجب رنگ و بو لئے
جس نے جہاں کو بخشی ہے آرائشِ عجیب

☆☆☆☆☆

بیار بادہ کہ وقتِ بہار می گذرد
تو غافل از خودی و وقتِ کار می گذرد
(برھمن لاہوری، چندر بھان)

ترجمہ

شراب لا کہ یہ وقتِ بہار گذرے ہے
ہوا تو اپنے سے غافل بھی، وقت بھی گذرے

☆☆☆☆☆

نو روز جوان کرد بدل پیر و جوان را
ایامِ جوانیست زمین را و زمان را
(ابوالفرج رونی)

ترجمہ

نو روز کرے دل سے جواں پیر و جواں کو
دے دور جوانی کا زمیں اور زماں کو

☆☆☆☆☆

ھر کسی موسم گل گوشۂ باغی دارد
ساکنِ کوی تو از روضہ فراغی دارد
(امیر شاہی سبزواری)

ترجمہ

موسمِ گل میں سبھی باغ میں رکھیں گوشہ
اس سے فارغ ہوا ساکن ہی ترے کوچے کا

☆☆☆☆☆

ڈاکٹر ظہیر احمد صدیقی کی تالیفات

ممتاز پروفیسر ڈاکٹر ظہیر احمد صدیقی صاحب نصف صدی سے زیادہ عرصہ سے شعبۂ تعلیم سے متعلق ہیں، بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں جن کا مختصر تعارف ذیل میں پیش کیا جاتا ہے:

- آفاقِ افکار

فارسی ادبیات میں علم وحکمت اور عقل وعشق وغیرہ مطالب کا تفصیلی ذکر ہے۔

- آگہی کی جستجو میں

اس کتاب میں انسان، عورت، محبت، حکومت اور زندگی وغیرہ کے موضوعات پر دلچسپ انداز میں مفکرین کے افکار پیش کیے گئے ہیں۔

- آئینۂ ایران

ایران کے بارے میں ہے۔

- اخلاق وآدابِ صوفیہ

صوفیہ کے آداب، ان کی اخلاقی تعلیمات، خدا پرستی، بے تعصبی اور انسان دوستی پر مبنی ہیں۔ انہی حقائق کو یہ کتاب پیش کرتی ہے۔

- اخلاقیات ایرانی ادبیات میں

فارسی زبان کی تمام اصناف میں اخلاقیات پر تفصیلی بحث ہے۔

- اسرار وعلمِ حروف اور فنِ تاریخ گوئی

یہ کتاب علم الاعداد اور تاریخ گوئی کے فن کے بارے میں ہے۔

- اللہ، انسان اور ابلیس صوفیہ کی نظر میں

اسلامی ادبیات میں اللہ، انسان اور ابلیس پر مطالب موجود ہیں، ان کا تفصیل سے ذکر اس کتاب میں ہے۔

- اہلِ دانش کی فکر انگیز اور شگفتہ باتیں

دلچسپ اور شگفتہ باتوں پر مشتمل ہے۔

- اہلِ دل کے دل میں

- ایران جانِ پاکستان

یہ کتاب خانقاہ نشینی وخرقہ پوشی سے متعلق مطالب ومضامین پر مشتمل ہے۔

○ ایران و پاکستان دو کشور دوست و برادر

○ بوئے دوست

اس کتاب میں جدید شعرائے فارسی کا تعارف اور ان کا منتخب کلام اردو منظوم ترجمہ کے ساتھ ہے۔

○ بوی خوش آشنایی

مصنف کا فارسی شعری مجموعہ ہے۔

○ پہچان

مصنف کا اُردو شعر مجموعہ ہے۔

○ تشخص پاکستان اور فارسی ادب

حقیقت یہ ہے کہ فارسی زبان و ادب ہی نے ہمیں ایک قوم ہونے کا تشخص دیا ہے اور اس بنیاد پر پاکستان وجود میں آیا۔ یہ کتاب انہیں حقائق کو پیش کرتی ہے۔

○ تصورِ خدا

قدیم تہذیبوں، مذاہب عالم، فلسفہ اور تصوف میں جو خدا کے تصورات ہیں ان پر یہ کتاب مشتمل ہے۔

○ تصوف اور تصوراتِ صوفیہ

تصوف کی تاریخ اور اس کے تمام مطالب پر مشتمل ہے۔

○ تصوف جدید معاشرے میں

اس کتاب میں وہ مقالات ہیں جو جدید معاشرے میں حقیقی اسلامی تصوف کی اہمیت کو پیش کرتے ہیں۔

○ تصوف ہر انسان کی ضرورت

اس کتاب میں دورِ حاضر کے اہم معاشرتی اور نفسیاتی مسائل کا حل صوفیہ کے افکار کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے۔

○ تنقید و تحقیقِ ادبیات

تنقید و تحقیق سے متعلق فارسی، اردو اور انگریزی ادبیات میں جو مطالب ہیں ان پر یہ کتاب مشتمل ہے۔

○ توضیحات مطالبِ قرآنی

○ جنگل میں منگل

اس کتاب میں چھوٹے بچوں کے لیے نظمیں ہیں۔

○ حکایاتِ حکمت آموز

دلچسپ ادبی حکایات کا مجموعہ ہے۔

○ حکمتِ حکومت

یہ کتاب فارسی ادبیات میں سیاست و حکومت سے متعلق مطالب پر مشتمل ہے۔

o خانقاہ نشینی و خرقہ پوشی صوفیہ

یہ کتاب خانقاہ نشینی و خرقہ پوشی سے متعلق مطالب و مضامین پر مشتمل ہے۔

o دریچے دل کے

مصنف کا اردو شعری مجموعہ ہے۔

o دلِ بیدل

اس کتاب میں بیدل کے منتخب کلام کا اردو منظوم ترجمہ اور بیدل کے افکار پر بحث ہے۔

o دلھا یکی است

جدید اردو شعرا کا فارسی زبان میں تعارف اور اُن کا منتخب کلام فارسی میں منظوم ترجمہ کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔

o دین وادب اور فکر وفن ایران میں

o ذکرِ صادق

یہ کتاب مصنف کے حالات زندگی، دیوبند اور دارالعلوم دیوبند کے بارے میں ہے۔

o راویِ ادبیات (فارسی)

جی سی کے مجلہ راوی میں شائع شدہ فارسی ادبیات سے متعلق مقالات پر مشتمل ہے۔

o رسولِ رحمت ﷺ

حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ طیبہ و تعلیماتِ حسنہ قرآن وسنت اور تاریخ کی روشنی میں پیش کی گئی ہیں۔

o سماع وموسیقی تصوف میں

یہ کتاب سماع وموسیقی کے مطالب پر مشتمل ہے۔

o شعرِ جدیدِ ایران

ایران کے جدید شعرا کا تعارف اور اُن کا منتخب کلام مع اُردو منظوم ترجمہ ہے۔

o عکسِ جاوید

علامہ اقبال کے "جاوید نامہ" کا (جو فارسی میں ہے) منظوم اردو ترجمہ ہے، اس کتاب کے مقدمے میں سفرِ آسمانی پر مفصل بحث ہے۔

o علامہ اقبال اور فارسی زبان وادب

یہ کتاب علامہ اقبال کے بارے میں مصنف کے مقالات کا مجموعہ ہے۔

o علم وعشق، خواب وکشف وکرامت صوفیہ کی نظر میں

یہ کتاب صوفیہ کی نظر میں علم وعشق، خواب وکشف وکرامت کے بارے میں جو تصورات وافکار ہیں انہیں پیش کرتی ہے۔

o فارسی ادبیات کے چند پہلو

اس کتاب میں فارسی ادب کے اہم موضوعات پر مقالات ہیں۔

o فارسی زبان کی پہچان

o فارسی غزل اور اس کا ارتقاء

اس کتاب میں فارسی غزل کے مختلف پہلوؤں پر تبصرہ ہے بلکہ تفصیلی بحث ہے۔

o قرآن حکیم معجزۂ عظیم

اس کتاب میں قرآن حکیم کے معجزاتی پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

o گنجینۂ معانی

فارسی زبان میں شروع سے اب تک تمام اصناف شعری اور نثری میں اخلاقی مطالب کا بیان ہے۔

o گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور کی چند عظیم شخصیتیں

o گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور کی ڈیڑھ سو سالہ تاریخ

o مجلسِ مشاورتِ ابلیس

اس کتاب میں علامہ اقبال کی نظم "ابلیس کی مجلسِ شوریٰ" کا منظوم فارسی ترجمہ مقدمہ کے ساتھ ہے جس میں ابلیس کے بارے میں مفصل بحث ہے۔

o مجلس میں دیوانوں کی

زندگی کے مختلف موضوعات پر دیوانوں کی گفتگو کچھ شگفتہ پن کے ساتھ ہے۔

o مطالعاتِ ادبیاتِ فارسی

فارسی ادبیات سے متعلق مقالات کا مجموعہ ہے۔

o میرزا عبدالقادر بیدل

میرزا عبدالقادر بیدل جو برصغیر کے فارسی زبان کے بہت بڑے شاعر ہیں ان کے حالات زندگی اور کلام پر بحث ہے۔

o نصف صدی کا قصہ

اس کتاب میں خاص طور پر جی سی کی تاریخ کے بارے میں تفصیلی ذکر ہے۔

o ہم سے قرآن پاک کہتا ہے

یہ کتاب قرآن پاک کی انسان ساز اور انسانیت آموز تعلیمات پر مشتمل ہے، یہ تعلیمات منظوم ہیں۔

ooo

ممتاز پروفیسر ڈاکٹر ظہیر احمد صدیقی کی تالیفات

- آفاقِ افکار
- آگہی کی جستجو میں
- آئینۂ ایران
- اخلاق و آدابِ صوفیہ
- اخلاقیات ایرانی ادبیات میں
- اسرار و علمِ حروف اور فنِ تاریخ گوئی
- اللہ، انسان اور ابلیس صوفیہ کی نظر میں
- اہلِ دانش کی فکر انگیز اور شگفتہ باتیں
- اہلِ دل کے دل میں
- ایران جانِ پاکستان
- ایران و پاکستان دو کشور دوست و برادر
- بوئے دوست
- بوی خوش آشنایی
- پہچان
- تشخص پاکستان اور فارسی ادب
- تصورِ خدا
- تصوف اور تصوراتِ صوفیہ
- تصوف جدید معاشرے میں
- تصوف ہر انسان کی ضرورت
- تنقید و تحقیقِ ادبیات
- توضیحات مطالب قرآنی
- جنگل میں منگل
- حکایاتِ حکمت آموز
- حکمتِ حکومت
- خانقاہ نشینی و خرقہ پوشی صوفیہ
- دریچے دل کے
- دلِ بیدل
- دلھا یکی است
- دین و ادب اور فکر و فن ایران میں
- ذکرِ صادق
- راویِ ادبیات (فارسی)
- رسولِ رحمت ﷺ
- سماع و موسیقی تصوف میں
- شعرِ جدیدِ ایران
- عکسِ جاوید
- علامہ اقبال اور فارسی زبان و ادب
- علم و عشق، خواب و کشف و کرامت صوفیہ کی نظر میں
- فارسی ادبیات کے چند پہلو
- فارسی زبان کی پہچان
- فارسی غزل اور اس کا ارتقاء
- قرآن حکیم معجزۂ عظیم
- گنجینۂ معانی
- گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور کی چند عظیم شخصیتیں
- گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور کی ڈیڑھ سو سالہ تاریخ
- مجلسِ مشاورتِ ابلیس
- مجلس میں دیوانوں کی
- مطالعاتِ ادبیاتِ فارسی
- میرزا عبدالقادر بیدل
- نصف صدی کا قصہ
- ہم سے قرآن پاک کہتا ہے

گوہر پبلیکیشنز

سید پلازہ فسٹ فلور A-3، چیٹرجی روڈ، اردو بازار لاہور

فون: 042-37027720 موبائل: 0345-4327063